ایک تاریخی مسئلہ پہ لکھی گئی اپنی نوعیت کی منفرد علمی و تحقیقی کتاب

مولودِ کعبہ کون؟

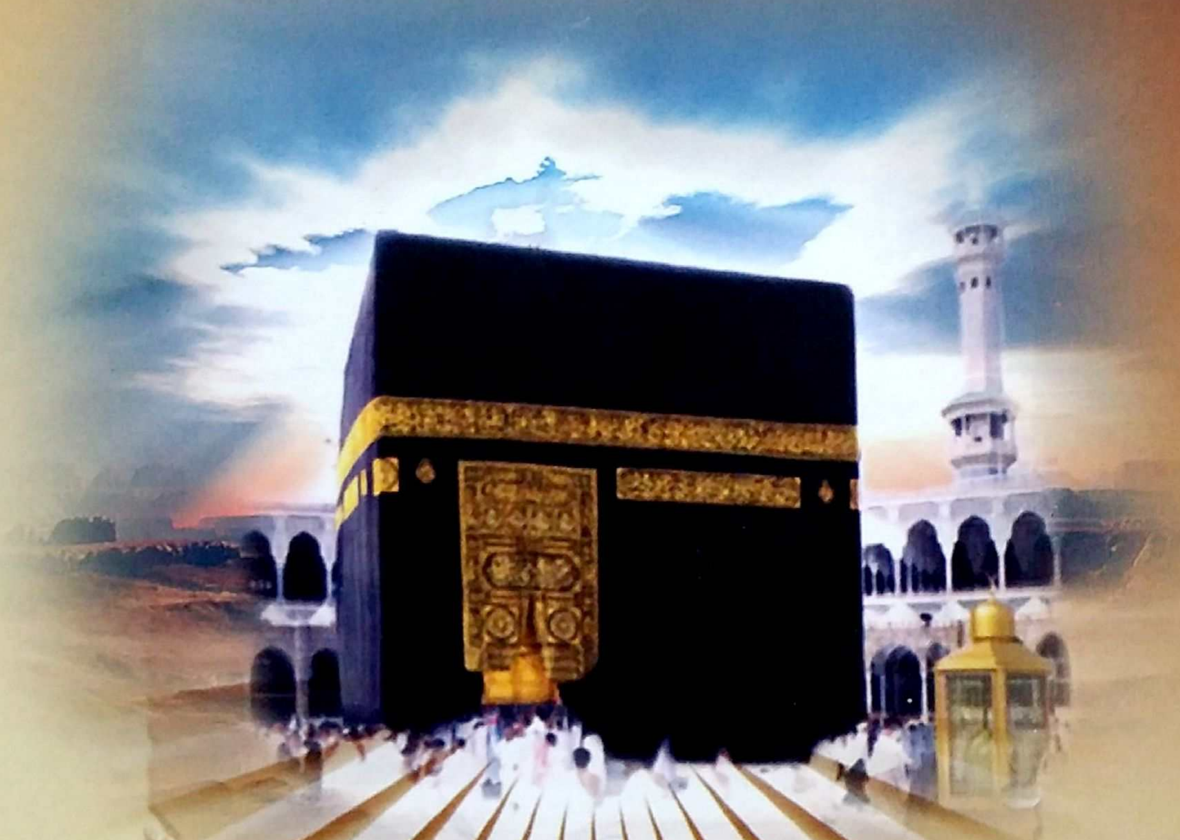

مؤلف

قاریِ محمد لقمان

دارُالاسلام

Scanned by CamScanner

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
7	انتساب	1
8	ابتدائیہ	2
11	اس کتاب میں	3
12	اعتذار	4
12	ایک عرض!	5
14	مولود کعبہ کون؟	6
21	صرف یہی مولود کعبہ ہیں	8
24	حضرت علی کا مولود کعبہ ہونا	9
25	قول مرجوح	11
26	شیعوں کا خیال	12
26	ایک شبہ کا ازالہ	13
32	اندراج موضوعات	14
33	تساہل	15
35	تشیع	16
36	شیعوں کے نزدیک	17
38	مسعودی کون تھا؟	18

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
19	شیعوں کا تبصرہ	39
20	تصنیفات مسعودی	40
21	خلاف حقیقت	42
22	قارئین کرام!	44
23	آپ کہاں پیدا ہوئے؟	44
24	مقام ولادت	45
25	مولد علی رضی اللہ عنہ	46
26	ابوطالب کا گھر	47
27	موالد ستہ	47
28	مشہور موالد	48
29	متفق علیہ مسئلہ	48
30	قابل زیارت مقامات	50
31	مقامات مقدسہ کا انہدام	51
32	حاصل کلام	52
33	آخری بات	52
34	محبوب خدا	53
35	بالا منزلت	53
36	خلیفہ امجد	54

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
37	حرزِ اسلام	54
38	آفتاب مکارم	54
39	سلام	55
40	مآخذ و مراجع	56
41	تقاریظ	64
42	علماء کرام و مفتیان عظام	80

Scanned by CamScanner

انتساب

استاذ عالی مرتبت، حامی سنت، ماحی بدعت، غیظ المنافقین، فوز الموافقین، عمدۃ المحققین، دافع اہل رفض وخروج حضرت مولانا بالفضل اولینا ابو الرضا

مقبول احمد رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ عن کل ما یسیء کے نام

جن کے حکم سے یہ کتاب لکھی گئی۔

مؤلف

Scanned by CamScanner

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی کرم وجہ علی المرتضیٰ فلم یزل محظوظا منہ بعین الرضا والصلوٰۃ والسلام علی السید العلی الرضی الارضیٰ شفیع المذنبین یوم فصل القضاو علیٰ آلہ وصحبہ بعدد کل من یاتی ومضیٰ۔ امابعد:

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی محبت ایمان، اور آپ سے بغض نفاق کی علامت ہے؛ جیسا کہ حدیث پاک میں اس طرف اشارہ کیا گیا۔

﴿ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم 3736، "قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح"۔ ☆صحیح مسلم، رقم 131۔ ☆ابن ماجہ، رقم 114۔ ☆مسند حمیدی، رقم 58۔ ☆مسند احمد، رقم 642۔ ☆مسند ابو یعلی، رقم 291﴾

لیکن آپ کی محبت میں افراط (حد سے بڑھنا) بھی ہلاکت کا سبب ہے اور یہ آپ ہی کا ارشادِ گرامی ہے۔ ﴿فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل، رقم 951۔ ☆السنة لابن ابی عاصم، رقم 987۔ ☆السنة لابی بکر بن الخلال، رقم 790۔ ☆اعتلال القلوب، رقم 372﴾

یہ بھی افراط ہی کے قبیل سے ہے کہ آپ کے فضائل میں خلاف حقیقت بے سروپا باتیں کی جائیں جیسے فی زمانہ آپ کی پیدائش کے بارے میں کی جارہی ہیں۔

Scanned by CamScanner

آپ کی ولادت کعبہ میں ہوئی یا اپنے والد کے گھر؛ یہ ایک تاریخی بات تھی جسے افراط کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے اور اس میں پیش پیش غیر محتاط واعظین و خطباء ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے اس طبقہ کے ایک صاحب ہمارے قصبہ میں تقریر کرنے آئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے: ''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ کو حکم ہوا اے مریم! میرے گھر (بیت المقدس) سے نکل جا۔ لیکن جب مولیٰ علی کی ولادت کا وقت آیا تو آپ کی والدہ کو حکم ہوا اے فاطمہ اندر آجا! پھر یک لخت دیوار کعبہ شق ہوئی اور جناب فاطمہ اندر چلی گئیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) یہ روایت شاید آپ نے بھی سنی ہو! ایسی روایات کن لوگوں کی مرہونِ منت ہیں اور ان کا پس منظر کیا ہے؟ جاننے کے لیے تحفہء اثناعشریہ سے مکر نمبر﴿87﴾ کا مطالعہ کریں! یہاں صرف اتنی عرض ہے کہ یہ بات بالکل کمزور اور خلاف تاریخ ہونے کے ساتھ ''واهی محض ومخالف تواریخ است''۔ ﴿تحفہ اثنا عشریہ، کید ہشتاد و ہفتم (۸۷)، در واقعہ دوازدهم (۱۲)، ص 162، مکتبۃ الحقیقہ ترکی 1408ھ﴾ اللہ تعالیٰ کے عزت و رفعت والے نبی سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی شان کے لائق ہے اور نہ ہی مزاج مرتضوی کے موافق۔

قرۃ عینی وسکینۃ قلبی سیدنا مرتضیٰ کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اس شخص کے بارے، جو آپ کو شیخین کریمین (سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر فضیلت دیتا ہے، فرمایا: میں اس مفتری (بہتان لگانے والے)

Scanned by CamScanner

کو بہتان کی حد(80 کوڑے)لگاؤں گا۔

﴿فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل،اسلام عمر بن الخطاب رضی الله عنه،ج 1، ص294،رقم387،مؤسسة الرسالة بیروت،الطبعة الاولیٰ1403ھ۔☆السنة لعبدالله بن احمد بن حنبل، قول اولاد علی رضی الله عنه ،ج 2،ص562،رقم1312،دارابن القیم الدمام، الطبعة الاولیٰ1406ھ۔☆المؤتلف والمختلف للدار قطنی،باب حجل وحجل وحجل ،ج 2،ص807،دارالغرب الاسلامی بیروت، الطبعة الاولی1406ھ۔☆السنة لابن ابی عاصم،باب ماروی عن علی رضی الله عنه من تفضیله ابابکر وعمر......،ج 2،ص575،رقم1219،باب فی ذکرالرافضةاذلهم الله،رقم993،"اسناده حسن" ،المکتب الاسلامی بیروت،الطبعةالاولیٰ 1400ھ۔☆الاعتقاد والهدایة الی سبیل الرشادعلی مذهب السلف واصحاب الحدیث للبیهقی،باب اجتماع المسلمین علی بیعة ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه ......،ص 358،دارالآفاق الجدیدةبیروت، الطبعة الاولیٰ 1401ھ۔☆الکفایة فی علم الروایة للخطیب،باب فی الراوی یقول ثنا فلان اوفلان ،ص376،المکتبة العلمیه مدینه منوره۔☆الاستیعاب فی معرفة الاصحاب لابن عبدالبر،ذکر عبدالله بن ابی قحافه رضی الله عنهما،ص 434،رقم1490،دارالمعرفةبیروت، الطبعة الاولیٰ 1427ھ۔☆مختصر تاریخ دمشق لابن منظور،عمر بن الخطاب رضی الله عنه،ج 19،ص20،دارالفکر دمشق،الطبعة الاولیٰ1402ھ۔☆الریا ض النضرة فی مناقب العشرة ،الفصل الرابع فی اسلامه ذکربدء اسلامه،ج 1،ص90،دارالکتب العلمیه بیروت۔☆الصواعق المحرقة علیٰ اهل الرفض والضلال والزندقة،الفصل الاول فی ذکر افضلیتهم علیٰ هذاالترتیب،ج 1،ص177،الفصل الثانی فی ذکر فضائل ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه ......ج 1،ص196،مؤسسة الرسالة بیروت،الطبعةالاولیٰ

1417ھ۔☆العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، ج 29، ص 367، رضا فاونڈیشن لاہور، 1426ھ۔☆مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین لامام احمد رضا، تبصرہ عاشرہ، ص 143، مکتبہ بہار شریعت لاہور، 1431ھ۔☆مسند امیر المؤمنین ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و اقوالہ علی ابواب العلم لابن کثیر، کتاب الحدود، ج 2، ص 523، دار الوفاء المنصورہ، الطبعۃ الاولیٰ 1411ھ، "**هذا اسناد جيد قوی و فيه دلالة على عقوبة الشيعة**"......الخ

غور کریں! جو ذات گرامی دو بزرگ صحابہ پر فضیلت پسند نہیں کرتی، کیا وہ یہ پسند کرے گی کہ اسے ایک صاحب کتاب نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر فضیلت دینے کے لیے "من گھڑت" روایتیں بیان کی جائیں!!

صرف یہی نہیں اس کے علاوہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بارے میں بہت ساری عجیب وغریب باتیں کی جاتی ہیں؛ اور ان تمام کا مدار صرف اس پر ہے کہ: آپ مولود کعبہ ہیں۔ آپ مولود کعبہ ہیں یا نہیں! یہ ایک تحقیق طلب امر تھا۔ الحمد للہ علی احسانہ وبفضل رسولہ ہم نے یہ بیڑا اٹھایا اور کافی محنت ومطالعہ کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچے۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟ زیر نظر کتاب اسی تحقیق پر مبنی ہے۔

اس کتاب میں

☆حتی المقدور ہر بات با حوالہ لکھی ہے؛ کتاب کا پورا نام، باب، صفحہ، جلد، مطبع اور سن طباعت وغیرہ بھی لکھا ہے تا کہ اہل علم وتحقیق کو مراجعت میں آسانی رہے۔

☆حوالہ بر حاشیہ نہیں، ہر بات کے ساتھ لکھا ہے؛ تا کہ بے اعتنائی کی بجائے اس سے مکمل استفادہ کیا جائے اور یاد رکھنے میں بھی آسانی ہو۔

Scanned by CamScanner

☆ عربی وفارسی عبارات کے ساتھ، آسان ترجمہ وخلاصہ بھی لکھا ہے؛ تاکہ عام قاری بھی بات سمجھ جائے۔

☆ خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ (بہتر گفتگو وہ جو قلیل اور پُر دلیل ہو) کے پیش نظر، خلط مبحث اور بے جا طوالت سے احتراز کرتے ہوئے بعض مقامات پر عبارت ملتقطا، اور بعض جگہ صرف حوالہ نقل کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ نیز ابتدا میں ایک ہی مفہوم کی جو تینتیس (33) عبارتیں نقل کی ہیں، ان کا فرداً فرداً ترجمہ لکھنے کے بجائے آخر میں ایک ہی جگہ مفہوم بیان کر دیا ہے۔

☆ جن علما کی عبارات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کا پورا نام، ولدیت، کنیت، مشہور لقب اور سن وفات بھی لکھا ہے۔ نیز اس میں دیگر علما کے ساتھ حدیث، نسب اور تاریخ کے اجلہ ائمہ وحفاظ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ الحمدلله ثم الحمدلله

اعتذار

اگرچہ صحت کا بہت خیال رکھا گیا ہے لیکن عوارض بشریہ سے بھی انکار نہیں؛ لہٰذا دوران مطالعہ اگر آپ کو کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل شکریہ کے ساتھ اصلاح کرنے والا پائیں گے۔

ایک عرض!

ہم نے مہذب انداز میں علمی دلائل سے اپنا موقف بیان کیا ہے؛ اگر کسی صاحب علم کو اس سے اختلاف ہو تو اسے چاہئے کہ دلائل سے اظہار رائے کرے؛ ان شاء اللہ

ہم خیر مقدم کریں گے۔ اور اگر ویسے ہی کیچڑ اچھالنے کی سعی نامشکور کی، جیسے فی زمانہ معمول ہے؛ تو ہم بھی اس کا جواب، ''جواب آں غزل'' کے طور پر اسی لہجہ میں دینے پر مجبور ہوں گے۔ کیوں کہ ۔

وَبعض الحلم عند الجهل للذلة اذعان
وفى الشر نجاة حين لا ينجيك احسان

(مفہوم) **بعض اوقات کسی کی جہالت خاموشی سے برداشت کر لینا باعث ذلت ہو جاتا ہے اور جب احسان و نرم خوئی سے سامنے والا ناجائز فائدہ اٹھائے اور اسے سمجھانا نافع نہ ہو تو پھر کامیابی ''اینٹ کا جواب پتھر سے'' دینے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔**

اللهم اليك فوضت امرى واليك الجأت ظهرى فاصلح لى شانى كله واغفرلى ذنبى دقه وجله۔ صلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه ونور عرشه وزينة فرشه وقاسم رزقه سيدنا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين۔ آمين ثم آمين بجاه يٰس صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم!

محمد لقمان
عفا عنہ الرحمان
11 ربیع الثانی 1432ھ

Scanned by CamScanner

مولود کعبہ کون؟

اجلہ محدثین، فقہا، مفسرین، نسابین اور مؤرخین نے لکھا ہے کہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے، صحابی رسول سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔ چنانچہ:

{1} امام حافظ ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 261ھ فرماتے ہیں: ولد حکیم بن حزام فی جوف الکعبة وعاش مائة وعشرین سنة۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کعبہ شریف میں ہوئی اور آپ ایک سو بیس سال تک زندہ رہے۔ ﴿صحیح مسلم، کتاب البیوع باب الصدق فی البیع والبیان، رقم 1532، الرقم المسلسل 3859﴾

{2} علامہ ابوجعفر محمد بن حبیب بغدادی، المتوفی 245ھ لکھتے ہیں: وحکیم هذا ولد فی الکعبة۔ ﴿کتاب المحبر، ص 176، دار الآفاق الجدیدہ بیروت۔ والمنمق فی اخبار قریش، الندماء من قریش، ص 366، عالم الکتب بیروت، الطبعة الاولیٰ 1405ھ﴾

{3} امام ابوالولید محمد بن عبداللہ بن احمد مکی (ازرقی) المتوفی 250ھ لکھتے ہیں: فولدت حکیما فی الکعبة۔ ﴿اخبار مکہ وماجاء فیها من الآثار، باب ماجآء فی فتح الکعبة ومتی کانوا یفتحونها ......، ج 1، ص 174، دار الاندلس بیروت﴾

{4} قاضی مکہ امام حافظ زبیر بن بکار، المتوفی 256ھ لکھتے ہیں: فولدت حکیم بن حزام فی الکعبة۔ ﴿جمهرة نسب قریش واخبارها، ج 1، ص 366، دار الیمامة الریاض، الطبعة الثانیه 1419ھ﴾

Scanned by CamScanner

{5} امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داوٗد البلاذری، المتوفی 279ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام وامه ابنت زهير بن الحارث بن اسد بن عبدالعزیٰ واسمها فاختة، وولدته فی جوف الكعبة۔ ﴿جمل من انساب الاشراف ،حکیم بن حزام ،ج 9،ص 435،دارالفکر بیروت ،الطبعة الاولیٰ 1417ھ﴾

{6} امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان البستی ،المتوفی 354ھ لکھتے ہیں: فولدت حکیم بن حزام فی جوف الكعبة۔ ﴿تاریخ الصحابة،ص 68،رقم 234،دارالکتب العلمیه بیروت،الطبعة الاولیٰ 1408ھ ۔ومشاهير علماء الامصار واعلام فقهاء الاقطار ،ج 1،ص 31،رقم 30،دارالوفاء المنصوره ،الطبعة الاولیٰ 1411ھ﴾

{7} امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم البستی (خطابی) المتوفی 388ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیماً فی الكعبة۔ ﴿غريب الحديث،حديث حکیم بن حزام ......ج 2،ص 557،دارالفکر بیروت،الطبعة الاولیٰ 1402ھ﴾

{8} حافظ ابوبکر احمد بن علی الاصبهانی (ابن منجویہ) المتوفی 428ھ، لکھتے ہیں: (حکیم بن حزام)ولد فی الكعبة۔ ﴿ رجال صحيح مسلم،ذکر من اسمه حکیم،ج 1، ص 142،رقم 278،دارالمعرفة بیروت،الطبعة الاولیٰ 1407ھ﴾

{9} علامہ ابو منصور عبدالملک بن محمد بن اسماعیل الثعالبی، المتوفی 429ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام و کان ولد فی الكعبة۔ ﴿ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، الاستشهاد،ص 518،دارالمعارف القاهره﴾

{10} حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصبهانی، المتوفی 430ھ لکھتے ہیں:

(حکیم بن حزام)ولد فی الكعبة ۔﴿معرفة الصحابة،حکیم بن حزام ......ج

Scanned by CamScanner

2،ص701،702،دارالوطن الریاض، الطبعة الاولیٰ 1419ھ ﴾

{11} امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر القرطبی، المتوفیٰ 463ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام بن خویلد ولد فی الکعبة۔ ﴿الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، باب الحاء، ج 1،ص 417،رقم553، دار الکتب العلمیه بیروت،الطبعة الثانیه 1422ھ۔ ص201،رقم551،دارالمعرفة بیروت،الطبعة الاولیٰ 1427ھ ﴾

{12} امام عبدالکریم بن محمد بن منصور التمیمی السمعانی المروزی، المتوفیٰ 562ھ لکھتے ہیں: فولدت حکیم بن حزام فی جوف الکعبة۔ ﴿الانساب ،باب الالف والسین،اسدی 137،ج 1،ص 214،مجلس دائرة المعارف العثمانیه حیدر آباد،الطبعة الاولیٰ 1382ھ ﴾

{13} امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسن الشافعی (ابن عساکر)، المتوفیٰ 571ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ ابو خالد ولد فی جوف الکعبة۔ ﴿تاریخ دمشق الکبیر،ذکر من اسمه حکیم ،ج 17،ص 71.72، رقم1699، داراحیاء التراث العربی بیروت ،الطبعة الاولیٰ 1421ھ ﴾

{14} امام حافظ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی، المتوفیٰ 597ھ لکھتے ہیں: فولدت حکیم بن حزام فی الکعبة۔ ﴿المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، ج5،ص269،رقم374،دارالکتب العلمیه بیروت،الطبعة الاولیٰ 1412ھ۔ وغریب الحدیث،باب الثاء مع الباء ج1،ص118،دارالکتب العلمیه بیروت 1405ھ ﴾

{15} امام مجدالدین ابوالسعادات المبارک بن محمد ابن الاثیر الجزری، المتوفیٰ 606ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام ،وهو ابن اخی خدیجة بنت خویلد ام المؤ منین، ولد

فی الکعبۃ۔﴿تتمہ جامع الاصول فی احادیث الرسول، حرف الحاء ،الفصل الاول، ج14، ص 296، دارالفکر بیروت،الطبعۃ الاولیٰ1420ھ﴾

{16}امام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد الجزری (ابن اثیر)المتوفی 630ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام ولد فی الکعبۃ۔﴿اسدالغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، باب الحاء، ج 2،ص 44،رقم1234،دارالمعرفۃ بیروت 1428ھ﴾

{17}امام حافظ تقی الدین ابوعمر و عثمان بن صلاح الدین عبدالرحمان الشافعی (ابن الصلاح)،المتوفی643ھ لکھتے ہیں:حکیم بن حزام و کان مولدہ فی جوف الکعبۃ۔﴿معرفۃ انواع علم الحدیث ،النوع الموفی ستین،معرفۃتواریخ الرواۃ،ص 487، دارالکتب العلمیہ بیروت ،الطبعۃ الاولیٰ1423ھ﴾

{18}علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن علی الانصاری الافریقی (ابن منظور) المتوفی711ھ لکھتے ہیں:وفی حدیث حکیم بن حزام:ان امہ ولدتہ فی الکعبۃ۔

﴿لسان العرب،باب الثاء،مثبر،ج 1،ص463،مؤسسۃالاعلمی للمطبوعات بیروت۔ ومختصر تاریخ دمشق ،ج7،ص234،دارالفکر بیروت،الطبعۃ الاولیٰ1402ھ﴾

{19}الحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی،المتوفی742ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیم بن حزام فی الکعبۃ ۔﴿تہذیب الکمال فی اسماء الرجال،باب الحاء ،ج 2،ص 258،رقم1438، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت،الطبعۃ الاولیٰ 1418ھ﴾

{20}امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی،المتوفی 748ھ لکھتے ہیں:

(حکیم بن حزام) ولد فی جوف الکعبۃ۔﴿تاریخ اسلام ووفیات المشاہیروالا علام،حوادث ووفیات 41 تا60ھ، ج4،ص 198 دارالکتاب العربی بیروت،الطبعۃ

Scanned by CamScanner

الثانیہ1413ھ۔ وسیر اعلام النبلاء، ج4،ص 211،رقم234،دارالحدیث القاہرہ،1427ھ﴾

{21}علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی، المتوفی764ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام بن خویلد القرشی الاسدی،ولد فی جوف الکعبۃ۔ ﴿الوافی بالوفیات، ج9،ص154،رقم829،دارالفکر بیروت 1425ھ﴾

{22}حافظ ابوالفدا عمادالدین اسماعیل بن عمر البصری (ابن کثیر) المتوفی774ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام ولدتہ امہ فی جوف الکعبۃ۔ ﴿البدایۃ والنہایۃ،سنۃ ثلاث وخمسین،ذکر من توفی فیہا،ج 8،ص74،داراحیاء التراث العربی بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1408ھ۔ج 8،ص 68،دارالفکر بیروت،1407ھ﴾

{23}علامہ سراج الدین ابوحفص عمر بن علی المصری الشافعی (ابن الملقن) المتوفی804ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام ولد فی جوف الکعبۃ۔ ﴿المقنع فی علوم الحدیث،النوع الستون معرفۃ التواریخ والوفیات، ج 2، ص647،دارفواز للنشر السعودیہ،الطبعۃ الاولی 1413ھ﴾

{24}حافظ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن حسین العراقی،المتوفی806ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام وکان مولدہ فی جوف الکعبۃ۔ ﴿شرح (التبصرۃ والتذکرۃ) الفیۃ العراقی،تواریخ الرواۃ والوفیات، ج2،ص311،دارالکتب العلمیہ بیروت 1423ھ﴾

{25}علامہ ابوالعباس احمد بن حسن بن الخطیب (ابن قنفذ) المتوفی810ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام الذی ولد فی جوف الکعبۃ۔ ﴿الوفیات معجم زمنی للصحابۃ واعلام المحدثین والفقہاء والمؤلفین،العشرۃ السادسۃ من المائۃ الاولیٰ،ص67، دارالآفاق الجدیدۃ بیروت،الطبعۃ الرابعۃ 1403ھ﴾

Scanned by CamScanner

{26}امام حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی، المتوفی 852ھ لکھتے ہیں:
وحکی الزبیر بن بکار ان حکیماً ولد فی جوف الکعبۃ۔ ﴿الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج 2، ص 98، رقم 1805، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الثانیہ 1423ھ۔ و تہذیب التہذیب، ج 1، ص 586، رقم 1737، د اراحیاء التراث العربی بیروت، الطبعۃ الثانیہ 1413ھ۔ والوقوف علی الموقوف علی صحیح مسلم، ص 80، رقم 90، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1406ھ﴾

{27}امام حافظ بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد العینی الحنفی، المتوفی 855ھ لکھتے ہیں:
(حکیم بن حزام) ولد فی بطن الکعبۃ۔ ﴿عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب العتق، باب عتق المشرک، ج 13، ص 142، رقم 2538، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1421ھ﴾

{28}علامہ ابوالمحاسن جمال الدین یوسف بن تغری بردی الحنفی، المتوفی 874ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام ولد فی جوف الکعبۃ۔ ﴿النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر القاہرۃ، ذکر ولایۃ مسلمۃ بن مخلد علیٰ مصر، ج 1، ص 146، وزارۃ الثقافۃ والارشاد......مصر﴾

{29}امام حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر السیوطی الشافعی، المتوفی 911ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد و کان مولدہ فی جوف الکعبۃ۔ ﴿تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، النوع الستون، التواریخ والوفیات، ص 355، دارالکتاب العربی بیروت 1427ھ۔ و ریح النسرین فیمن عاش من الصحابۃ وعشرین، ص 49، دارالوفاء جدہ، الطبعۃ الاولیٰ 1405ھ﴾

Scanned by CamScanner

{30} امام حافظ صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی، المتوفی 923ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام ولد فی جوف الکعبۃ۔ ﴿خلاصۃ تذھیب تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج1، ص272، رقم1572، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ1422ھ﴾

{31} علامہ حسین بن محمد بن حسن الدیار بکری، المتوفی 966ھ لکھتے ہیں: حکیم بن حزام بن خویلد القرشی الاسدی من اجلۃ الصحابۃ اسلم یوم الفتح وحسن اسلامہ "اتفق مولدہ فی جوف الکعبۃ"۔ ﴿تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس، ذکر من توفیٰ من کبار الصحابۃ فی زمن الحسن، ج2، ص295، دارصادر بیروت﴾

{32} علامہ زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی، المتوفی 1031ھ لکھتے ہیں: (حکیم بن حزام) ولد فی جوف الکعبۃ۔ ﴿فیض القدیر، حرف الھمزہ، ج2، ص37، رقم1260، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ مصر، الطبعۃ الاولیٰ1356ھ﴾

{33} علامہ ابوالفیض محمد بن محمد الحسینی (مرتضیٰ زبیدی) المتوفی 1205ھ لکھتے ہیں: وفی حدیث حکیم بن حزام ان امہ ولدتہ فی الکعبۃ۔ ﴿تاج العروس من جواھر القاموس، المشبر، ج10، ص310، ج31، ص483، دارالھدایۃ﴾

ان تمام عبارات کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مولود کعبہ" ہیں۔ اور یہ بات صرف انہی علمانے نہیں لکھی بلکہ متقدمین ومتاخرین میں سے تقریباً ہر اس محدث وعالم اور مؤرخ نے لکھی ہے جس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات لکھے ہیں۔ حتیٰ کہ شیعہ، جو صرف حضرت علی کا "مولود کعبہ" ہونا بیان کرتے ہیں؛ ان کے مؤرخ میرزا تقی نے بھی لکھا ہے کہ حضرت حکیم بن حزام "مولود کعبہ" ہیں۔ لکھتا ہے: در کعبہ مادرش را درد زادن بگرفت نطعی حاضر کردند تا

Scanned by CamScanner

حکیم رابزاد۔﴿ناسخ التواریخ، کتاب اصحاب،ازوقایع اقالیم سبعہ،باب حرف الحا، ج 3،ص 322، کتاب فروشی......تہران﴾ **اس کے علاوہ ہشام کلبی، المتوفی 204ھ نے بھی آپ کو "مولود کعبہ" لکھا ہے۔** وحکیم ابن حزام بن خویلد، عاش عشرین ومائةسنة،وکانت امه ولدته فی الکعبة۔ ﴿جمهرةالنسب،وهؤلاء بنوعبدالعزیٰ بن قصی،ص 72،عالم الکتب بیروت، 1425ھ۔ **قال ابن عساکر :(هشام کلبی) رافضی**۔میزان الاعتدال فی نقدالرجال، ج 4،ص 278،رقم 9737، دارالفکربیروت،1429,30ھ۔ولسان المیزان، ج 6،ص 258،رقم 9005،دارالکتب العلمیه بیروت،الطبعةالاولی 1416ھ۔ **"هشام کلبی مفسر که رافضی غالی است"**۔تحفہء اثنا عشریہ،کید بیست وسیوم (23)،ص 91، مکتبة الحقیقه ترکی،1408ھ۔وفتاوی رضویہ، ج 29، ص 700،رضافاؤنڈیشن لاہور،1426ھ۔ **"نص الذهبی بانه رافضی، والسمعانی بانه فی التشیع غال"**......تنقیح المقال فی علم الرجال،من ابواب الهاء، ج 3،ص 303،المرتضویه نجف اشرف 1352ھ﴾

صرف یہی مولود کعبہ ہیں

اورصرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی مولود کعبہ ہیں؛ آپ کے علاوہ کعبہ شریف میں کسی کی ولادت نہیں ہوئی۔ جیسا کہ: امام ابوزکریا محی الدین یحیٰ بن شرف النووی الدمشقی، المتوفی 676ھ فرماتے ہیں: صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی، آپ کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ ولد حکیم فی جوف الکعبة ولا یعرف احد ولد فیها غیره۔ ﴿تهذیب الاسماء واللغات ،حرف الحا، ج 1،ص 409،رقم 127،دارالفیحاء بیروت، الطبعة الاولیٰ 1427ھ﴾

Scanned by CamScanner

شارح بخاری علامہ شمس الدین محمد بن عمر بن احمد السفیری الشافعی، المتوفی 956ھ لکھتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام کے سوا کوئی بھی مولود کعبہ نہیں۔ ولم یولد فی جوف الکعبة سوی حکیم بن حزام؛دخلت امه الکعبة و ھی حامل، فضربها المخاض، فاتیت بنطع فولدته فی الکعبة، و لا یعرف ذلك لغیره۔ ﴿المجالس الوعظیة فی شرح احادیث خیر البریة صلی الله علیه وسلم من صحیح الامام البخاری، المجلس الرابع و الثلاثون، ج 2، ص161، دار الکتب العلمیه بیروت، الطبعة الاولیٰ 1425ھ﴾

امام جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر السیوطی الشافعی، المتوفی 911ھ لکھتے ہیں: قال الزبیر بن بکار: کان مولد حکیم فی جوف الکعبة۔قال شیخ الاسلام: و لا یعرف ذلك لغیره۔ امام زبیر بن بکار کہتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آپ کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ ﴿تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ،النوع الستون،التواریخ و الوفیات،ص 356،دار الکتاب العربی بیروت 1427ھ﴾

علامہ محمد بن علی بن محمد البکری الصدیقی الشافعی، المتوفی 1057ھ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی مولود کعبہ نہیں۔ (حکیم بن حزام) ولدفی الکعبةولم یتفق ذلك لغیره۔ ﴿دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین،باب فی الصدق، ج 1، ص216، دار المعرفة بیروت، الطبعة الرابعة1425ھ﴾

Scanned by CamScanner

حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر الخفاجی، المتوفی 1069ھ لکھتے ہیں:
حضرت حکیم بن حزام کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ حکیم بن حزام ولد قبل عام الفیل بثلاث عشرة سنة داخل الکعبة، ولم یولد فیھا احد غیرہ۔
﴿نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی لقدر النبی ﷺ، الباب الثانی فی تکمیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ له ﷺ ...... ج 1، ص 509، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الاولیٰ 1421ھ﴾

مؤرخ الحاج عباس کرارہ نے بھی اس امر کی تصریح کی ہے کہ مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزام ہیں، آپکے علاوہ کوئی مولود کعبہ نہیں۔ ان حکیم بن حزام ولد فی الکعبة ولا یعھد احد ولد فی الکعبة۔ ﴿الدین وتاریخ الحرمین الشریفین، من الحوادث التی وقعت فی الکعبة والمطاف، ص 75، مرکز الحرمین التجاری بمکة المکرمہ﴾ اسی طرح ڈاکٹر ابوشہبہ محمد بن محمد المتوفی 1403ھ نے بھی لکھا ہے کہ:
کعبہ میں صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، شیخ الاسلام ابن حجر فرماتے ہیں: ان کے علاوہ کسی کا مولود کعبہ ہونا معروف نہیں۔ کان مولد حکیم فی جوف الکعبة، قال شیخ الاسلام ابن حجر: ولا یعرف ذلك لغیرہ۔
﴿الوسیط فی علوم ومصطلح الحدیث، الفرع الثانی، ص 660، دار الفکر العربی﴾

علاوہ ازیں غیر مقلدین نے عبدالرحمان رفعت پاشا کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے: تاریخ نے اپنے ریکارڈ میں یہ بات محفوظ کر لی ہے کہ یہ (حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ) واحد شخص ہیں جن کی پیدائش خانہ کعبہ میں ہوئی۔ ﴿صحابہ رضی اللہ عنھم کی تابناک زندگیاں، ص 312، دار الکتب

السلفیہ، شیش محل روڈ لاہور، طبع اول 2008ء)

حتیٰ کہ ایک شیعی نے بھی لکھا ہے کہ: محدثین صرف حضرت حکیم بن حزام ہی کو مولود کعبہ سمجھتے ہیں۔ (شرح نہج البلاغۃ القول فی نسب امیر المؤمنین علیہ السلام ......، ج 1، ص 14، دار الجیل بیروت، الطبعۃ الاولی 1987ء)

حضرت علی کا مولود کعبہ ہونا

اگر چہ مذکورہ عبارات سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے "مولود کعبہ" ہونے کی بھی نفی ہو جاتی ہے؛ لیکن چونکہ آپ کی بابت بھی شیعوں نے یہ بات مشہور کر رکھی تھی اس لیے علماء اہلسنت نے صراحتاً لکھا کہ: "یہ ایسی کمزور بات ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں"۔ چنانچہ: حضرت علامہ حسین بن محمد الدیار بکری، المتوفی 966ھ لکھتے ہیں: اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولود کعبہ ہیں۔ ویقال کانت ولادتہ فی داخل الکعبۃ ولم یثبت۔ (تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس، ذکر خلافۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ج 2، ص 275، دار صادر بیروت)

امام ابو زکریا محی الدین یحیٰ بن شرف النووی الدمشقی، المتوفی 676ھ فرماتے ہیں: جو یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کعبہ میں پیدا ہوئے، یہ بات علما کے نزدیک کمزور ہے۔ واما ما روی ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ولد فیہا فضعیف عند العلماء۔ (تہذیب الاسماء واللغات، حرف الحاء، ج 1، ص 409، رقم 127، دار الفیحاء بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1427ھ)

Scanned by CamScanner

علامہ شمس الدین محمد بن عمر بن احمد السفیری الشافعی، المتوفی 956ھ نے بھی یہی لکھا ہے۔﴿المجالس الوعظیة فی شرح احادیث خیر البریة صلی اللہ علیہ وسلم من صحیح الامام البخاری، المجلس الرابع والثلاثون، ج 2، ص161، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الاولیٰ 1425ھ﴾

علامہ مفتی بہاؤالدین ابوالبقا محمد بن احمد بن الضیاء الحنفی المکی (ابن الضیا)، المتوفیٰ 854ھ لکھتے ہیں: جو یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے، یہ قول علما کے نزدیک کمزور ہے۔وقیل ولد علی بن ابی طالب فی جوف الکعبة، وهذا ضعیف عندالعلمآء۔﴿تاریخ مکة المشرفة والمسجد الحرام والمدینة الشریفة والقبر الشریف، فصل فی ذکرالاماکن المبارکہ، ص185، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الثانیہ1424ھ﴾ اسی طرح علامہ علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی، المتوفی 1044ھ نے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ: حضرت علی کے بارے میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کعبہ میں پیدا ہوئے، یہ علماء کرام کے نزدیک کمزور بات ہے۔واما ما روی ان علیا ولد فیها فضعیف عند العلماء۔﴿انسان العیون فی سیرة الامین المامون، المعروفة بالسیرة الحلبیة، باب تزوجہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجة بنت خویلد رضی اللہ عنها، ج 1، ص 139، داراحیاء التراث العربی بیروت﴾

قول مرجوح

دیوبندی محقق نافع جھنگوی نے لکھتا ہے: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام ولادت کے لئے بعض روایات میں "داخل الکعبه" کے الفاظ بھی ملتے ہیں، لیکن

یہ بات علما کے نزدیک فن روایت کی رو سے صحیح نہیں۔"ولادۃ فی الکعبہ" کی روایات کو اہل علم نے مرجوح قرار دیا ہے اور صیغہ تمریض سے ذکر کیا ہے۔﴿سیرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، ولادت مرتضوی، ص33، تخلیقات لاہور، سن اشاعت1996ء﴾

شیعوں کا خیال

شارح نہج البلاغہ عبدالحمید بن ھبۃ اللہ المدائنی (ابن ابی الحدید شیعی) لکھتا ہے:

واختلف فی مولد علی علیہ السلام این کان؟فکثیر من الشیعۃ یزعمون انہ ولد فی الکعبۃ والمحدثون لا یعترفون بذلک، ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ،"حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ کے بارے میں اختلاف ہے۔کثیر شیعوں کا خیال ہے کہ" آپ مولود کعبہ ہیں" لیکن محدثین اس بات کو نہیں مانتے، ان کے نزدیک "مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں"۔

﴿شرح نہج البلاغہ ،القول فی نسب امیر المؤمنین علی علیہ السلام .....ج 1،ص 14،دار الجیل بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1987ء﴾

ایک شبہ کا ازالہ

یہاں بعض لوگوں کو ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ: بعض کتب اہلسنت میں بھی حضرت علی کی کعبہ میں ولادت کا تذکرہ ملتا ہے؛اگر یہ محض شیعوں کا خیال ہے تو پھر اس کا کیا معنی!اس بابت عرض ہے کہ:

Scanned by CamScanner

اولاً تو اہلسنت کی بعض کتب میں اسے صیغہ تمریض (قیل، روی اور گفتہ اند وغیرہ) سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور اہل علم جانتے ہیں کہ ان الفاظ سے شروع ہونے والی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ مثلاً: مدارج النبوت میں منقول ہے: گفتہ اند کہ بود ولادت وی در جوف کعبہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوئے۔ ﴿مدارج النبوت، باب ہفتم، در ذکر کتاب آں حضرت ﷺ، علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 2، ص 531، سطر 24، نوریہ رضویہ لاہور، طباعت دوم 1997ء﴾

کون کہتے ہیں؟ تصریح ندارد! (اس کی کوئی وضاحت نہیں)۔ اور اسی طرح سفینۃ الاولیا اور شواہد النبوت میں بھی ہے۔

☆سفینۃ الاولیا میں ہے: وبعضے گفتہ اند کہ ولادت ایشاں در خانہ کعبہ بودہ۔ بعض کہتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ﴿سفینۃ الاولیا، ذکر حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، ص 22، در مطبع نامی منشی نول کشور۔ ومترجم، ص 35، نفیس اکیڈمی کراچی، طبع ہفتم 1986ء﴾

☆شواہد النبوۃ میں ہے: وبعضے گفتہ اند وولادت وے در خانہ کعبہ بودہ است۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔ ﴿شواہد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل الفتوۃ، رکن سادس در بیان شواہد ودلائل، ذکر امیر المؤمنین علی ابی طالب، ص 160، سطر 14، 15، در مطبع نامی منشی نول کشور۔ ومترجم ص 280، مکتبہ نبویہ لاہور، بار چہارم 1997ء﴾ وہ بعض کون ہیں؟ کوئی پتا نہیں!

ثانیاً: کچھ نے محض شہرت کی وجہ سے بغیر سند ومعتبر ماخذ، لکھ دیا ہے۔ جیسے: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درروایت مشہور چنیں است۔ ﴿تحفہ اثنا

Scanned by CamScanner

عشریہ، ص 163﴾ کے الفاظ سے نقل کیا ہے۔

اور شرف ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ نے بدائع منظوم کی شرح میں بغیر ماخذ بیان کیے اس طرح لکھا ہے: حضرت علی بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے۔ ﴿شرح بدائع منظوم، ص 5، مکتبہ قادریہ لاہور﴾ اور بغیر سند و معتبر ماخذ محض شہرت کی وجہ سے نقل کی گئی روایت بھی صحت پر دلالت نہیں کرتی۔ جیسا کہ خود حضرت شرف ملت، علامہ ابن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمہ کی طرف منسوبہ روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: علامہ ابن حجر مکی دسویں صدی ہجری میں ہوئے ہیں۔ لازمی امر ہے کہ انہوں نے مذکورہ بالا احادیث صحابہ کرام سے نہیں سنیں، لہٰذا (ان کی) وہ سند معلوم ہونی چاہئے جس کی بنا پر احادیث روایت کی گئی ہیں، خواہ وہ سند ضعیف ہی کیوں نہ ہو؛ یا ان روایات کا کوئی مستند ماخذ ملنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اسناد دین سے ہیں، اگر سند نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہہ دیتا۔ (مسلم شریف، ج 1، ص 12) ﴿مقالات سیرت طیبہ، محافل میلاد اور غیر مستند روایات، ص 61، مکتبہ قادریہ لاہور، اشاعت سوم 1426ھ﴾ اس عبارت کے پیش نظر یہ کہنا بجا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی پیدائش، ہجرت نبوی سے تیئس (23) یا پچیس (25) سال پہلے ہوئی۔ اور جو بزرگ کئی صدیاں بعد ہوئے، لازمی امر ہے کہ یہ بات ان تک کسی ذریعہ سے ہی پہنچی ہے؛ لہٰذا اس ذریعہ کے علم کے بعد، جب تک اس کا معتبر و مستند ہونا ثابت نہیں ہوتا یہ روایت ہرگز قابل قبول نہیں۔

ثالثاً: جنہوں نے ماخذ بیان کیا ہے، وہ یا تو شیعوں کی کتب ہیں یا ایسے مائل بہ تشیع

Scanned by CamScanner

حضرات کی جنہوں نے بہت ساری شیعی روایات کو بغیر تحقیق و تنقیح نقل کر دیا ہے۔ جیسے:
امام ذہبی، ملا علی قاری اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ نے مستدرک حاکم کے حوالے سے، اور بعض نے مروج الذهب اور فصول المهمه کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

☆ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مستدرک کی تلخیص میں حاکم کے قول کے تحت حاکم ہی کی عبارت نقل کی ہے، اس کے علاوہ آپ کی رجال کی کتابوں میں یہ بات ہماری نظر سے نہیں گزری۔ مثلاً: آپ کی باون (52) جلدوں پر مشتمل کتاب "تاریخ اسلام" کی ہم نے کافی وقت صرف کر کے ورق گردانی کی، مگر باوجود تلاش بسیار اس میں سوائے حضرت حکیم بن حزام کے کسی کا مولود کعبہ ہونا نہیں ملا؛ حالانکہ اس میں حضرت علی کا ذکر پاک حضرت حکیم بن حزام سے بہت زیادہ ہے۔

اسی طرح آپ کی ایک کتاب "سیر اعلام النبلاء" اٹھارہ (18) جلدوں میں ہے، اس میں بھی حضرت حکیم بن حزام کے تذکرہ میں تو لکھا ہے کہ یہ "مولود کعبہ" ہیں لیکن سیدنا علی المرتضیٰ کے تذکرہ میں ایسی کوئی بات نہیں لکھی۔ نیز تلخیص میں بھی آپ نے حاکم کا قول نقل کر کے سکوت فرمایا ہے تحقیقی حکم نہیں لگایا۔

☆ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے "شرح شفا" میں امام حاکم کا ہی قول نقل کیا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ حضرت حکیم بن حزام ہی "مولود کعبہ" ہیں؛ کوئی نہیں جانتا کہ ان کے علاوہ بھی کوئی "مولود کعبہ" ہو اور یہی مشہور ترین ہے۔ (وحكيم بن حزام) ولد في الكعبة۔ و لا يعرف احد ولد

Scanned by CamScanner

فی الکعبة غیرہ علی الاشھر۔ ﴿شرح الشفاء،الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالی لہ المحاسن......فصل ان قلت اکرمك اللہ تعالی......،ج1،ص159،دارالکتب العلمیہ بیروت،الطبعةالاولی1421ھ﴾

☆اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی امام حاکم کا ہی قول نقل کیا ہے۔

﴿ازالة الخلفاء عن خلافة الخلفاء،اما ماثر امیر المؤمنین و امام اشجعین اسداللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ،ج 4،ص406،کراچی﴾

☆اور خود امام حاکم کا اس پر دال،کون سا قول ہے؛مع تبصرہ ملاحظہ فرمائیں!اسی میں ان سب پر بھی کلام ہوجائے گا جن کا ماخذ امام موصوف ہیں۔چنانچہ:امام حاکم کی مستدرک میں ہے:اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ،ثنا ابراھیم بن اسحاق الحربی،ثنا مصعب بن عبداللہ فذکر نسب حکیم بن حزام وزادفیہ وامہ فاختة بنت زھیر بن اسد بن عبدالعزی و کانت ولدت حکیماً فی الکعبة وھی حامل فضر بھا المخاض وھی فی جوف الکعبة فولدت فیھا فحملت فی نطع وغسل ماکان تحتھا من الثیاب عند حوض زمزم، "ولم یولد قبلہ ولا بعدہ فی الکعبة احد"۔قال الحاکم :وھم مصعب فی الحرف الاخیر فقد تواترت الاخبار ان فاطمة بنت اسد ولدت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ فی جوف الکعبة۔ ﴿المستدرك علی الصحیحین،کتاب معرفة الصحابہ،ذکر مناقب حکیم بن حزام القرشی رضی اللہ عنہ،ج3،ص550،دارالکتب العلمیہ بیروت،الطبعة الثانیہ1422ھ﴾

(خلاصہ)امام مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ:"حضرت حکیم بن حزام مولود کعبہ ہیں،ان

Scanned by CamScanner

سے پہلے یا بعد کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا"۔ امام حاکم نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ان کا وہم ہے، متواتر خبروں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "مولود کعبہ" ہونا بھی ثابت ہے۔

(۱) امام حاکم نے جن کی بات کو وہم قرار دیا ہے یہ حضرت ابو عبداللہ مصعب بن عبداللہ قرشی اسدی، ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھے، اور نسب کے بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے دیگر علما کے علاوہ سیدنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ محدثین نے انہیں ثبت، ثقہ اور صدوق جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ تو امام حاکم کا ایسے جلیل المرتبت امام کی ایسی بات کو جس کے دیگر محدثین بھی مؤید ہیں، بلا دلیل وہم قرار دینا بذات خود وہم اور بہت بڑا تسامح ہے۔

(۲) امام حاکم کا یہ فرمانا کہ: متواتر خبروں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "مولود کعبہ" ہونا بھی ثابت ہے؛ یہ ان کے عجائبات و تفردات میں سے ہے۔ محقق عبدالرحمان محمد سعید نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: امام حاکم کا یہ کہنا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان کی والدہ ماجدہ نے کعبہ میں جنم دیا اور اس بابت متواتر خبریں ہیں، یہ حاکم کے عجائب میں سے ہے! اگر واقعتاً ہی اس بارے میں روایات اس قدر تھیں تو حاکم کو چاہئے تھا کہ انہیں نقل کرتے۔ (لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا) ان فاطمہ بنت اسد ولدت علیا فی جوف الکعبة 'لم اجد فی کتب الحدیث شیئا من ذلك بل الثابت ان حکیم بن حزام هو المولود فی جوف الکعبة، من عجائب الحاکم انه روی فی مناقب حکیم بن حزام انه

Scanned by CamScanner

ولد فی جوف الکعبة تعقبه بانه قد تواترت الاخبار بان فاطمة ولدت علیا فی جوف الکعبة ،وکان اللائق به ای یاتی بتلك الروایة المتواترہ۔﴿شبہات وردود احادیث یحتج بها الشیعة،ج 1،ص 136﴾

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: امام حاکم کی یہ بات کمزور ہے۔وما وقع فی مستدرك الحاکم من ان علیاً ولد فیها ضعیف۔ ﴿تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ،النوع الستون،التواریخ والوفیات،ص 356،دارالکتاب العربی بیروت1427ھ﴾

یہی بات ڈاکٹر ابو شہبہ محمد بن محمد المتوفی 1403ھ نے بھی لکھی ہے۔وما وقع فی المستدرك للحاکم من ان علیا ولد فیها ضعیف۔ ﴿الوسیط فی علوم ومصطلح الحدیث ،الفرع الثانی،ص660،دار الفکر العربی﴾

نیز ماقبل ذکر کردہ امام نووی، علامہ خفاجی، علامہ سفیری، علامہ دیار بکری اور مفتی ابن الضیا حنفی رحمہم اللہ وغیرہ کی عبارات بھی امام حاکم کے اس قول کی تردید کرتی ہیں۔

اندراج موضوعات

اورامام حاکم نے صرف اسی کمزور و بے ثبوت بات کو صحیح و متواتر نہیں کہا، بلکہ اپنی اسی کتاب (مستدرک) میں اس کے علاوہ بھی بہت ساری موضوع و باطل روایات کو صحیح کہہ دیا ہے؛ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ یہ جاننے کے لیے مندرجہ ذیل سطور ملاحظہ کریں! چنانچہ:

حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر السیوطی الشافعی ،المتوفی 911ھ لکھتے ہیں:

قال شیخ الاسلام :وانما وقع للحاکم التساهل لانه سود الکتاب لینقحه

Scanned by CamScanner

فاعجلته المنية ۔ شیخ الاسلام نے فرمایا: حاکم کی غفلت کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے کتاب (مستدرک) کا مسودہ تیار کیا، ابھی نظرثانی کرنی تھی کہ انتقال کر گئے۔ (یعنی اسے دوبارہ نہیں پڑھا کہ اغلاط کا سدباب ہو سکے) ﴿تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، النوع الاول الصحیح وفیہ مسائل، ص 49، دارالکتاب العربی بیروت، 1427ھ﴾

امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمان السخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 902ھ لکھتے ہیں: ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری نے بسبب غفلت کئی موضوع احادیث کو صحیح کہا ہے؛ ہوسکتا ہے ایسا انہوں نے تعصب کی وجہ سے کیا ہو کیونکہ ان پر تشیع کا الزام تھا، لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ مستدرک ان کی آخری عمر کی تصنیف ہے اور اس وقت ان کے حافظے میں تبدیلی آ گئی تھی اور ان پر غفلت طاری تھی اس لئے تنقیح و تصحیح نہ کر سکے۔ ﴿فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث، الصحیح الزائد علی الصحیحین، ج 1، ص 49، مرکز اهل السنۃ برکات رضا ہند، الطبعۃ الاولیٰ 1427ھ﴾

تساہل

نیز علماء کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ امام حاکم نے روایات پر حکم صحت نافذ کرنے میں تساہل سے کام لیا ہے۔ (یعنی جو روایت صحیح نہیں تھی اسے بھی صحیح کہہ دیا ہے) ﴿معرفۃ انواع علم الحدیث لابن الصلاح، النوع الاول من انواع علوم الحدیث معرفۃ الصحیح من الحدیث، ص 88، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1423ھ۔ ☆التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر النذیر فی اصول الحدیث لنووی، النوع الاول الصحیح، ص 26، دارالکتاب العربی بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1405ھ۔

Scanned by CamScanner

☆الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث للحافظ ابن کثیر،الزیادات علی الصحیحین،ص 39،دارالفیحاء دمشق ،الطبعة الثالثه 1421ھ۔☆الشذالفیاح من علوم ابن الصلاح،النوع الاول،من انواع علوم الحدیث معرفة الصحیح من الحدیث،ج 1،ص 90،مکتبة الرشد،الطبعة الاولیٰ1418ھ۔☆المقنع فی علوم الحدیث لابن الملقن،الرابعة،ج 1،ص 67،دارفوازسعودیه۔☆تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی للسیوطی،النوع الاول،ص 49 ۔☆توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار،مسالة(7)فی بیان الصحیح ،الزائد علی مافی البخاری ومسلم،ج 1، ص 67،دارالکتب العلمیه بیروت،الطبعة الاولیٰ1417ھ۔ودیگر کتب علوم الحدیث﴾ ان کے اسی تساہل کی بنا پر حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین العراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 806ھ نے لکھا ہے کہ:مولانا قاضی القضاه بدر الدین بن جماعة فقال:انه یتتبع ویحکم علیه بما یلیق بحاله من الحسن او الصحة او الضعف و هذا هو الصواب ۔مولانا قاضی القضات بدرالدین بن جماعہ نے اس سے اختلاف کیا ہے کہ جب حاکم کسی حدیث کی تصحیح میں متفرد ہوں تو اس کو حسن قرار دیا جائے گا۔وہ کہتے ہیں بلکہ تحقیق کی جائے گی اور اس حدیث کا صحیح حکم معلوم کیا جائے گا کہ آیا وہ صحیح ہے،حسن ہے یا ضعیف ہے،اور اس کے مطابق اس پر حکم لگایا جائے گا۔﴿التقیید والایضاح لما اطلق واغلق من مقدمة ابن الصلاح،النوع الاول معرفة الصحیح،ص 29،دارالکتب العلمیه بیروت ،الطبعة الثانیه1420ھ﴾ حافظ عراقی کی یہی عبارت ایک معاصر عالم، محقق، شارح اور مفسر زیدہ علمہ نے بھی نقل کی ہے۔﴿شرح صحیح مسلم ،ج 1، ص 90،فرید بک سٹال

Scanned by CamScanner

لاہور،الطبع السادس عشر1429ھ﴾

تشیع

مستدرک میں موضوعات کے اندراج کی ایک وجہ امام حاکم کا تشیع بھی ہوسکتی ہے کیونکہ یہ "شیعی" بھی تھے۔جیسا کہ: حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی، المتوفی786ھ لکھتے ہیں: محمد بن عبدالله الضبی النیسابوری،الحاکم ابو عبدالله الحافظ،صاحب التصانیف،امام صدوق،لکنه یصحح فی مستدرکه احادیث ساقطة،ویکثر من ذلك،فما ادری هل خفیت علیه فما هو ممن یجهل ذلك،وان علم فهذه خیانة عظیمة،ثم هو"شیعی مشهور" بذلك من غیر تعرض للشیخین۔وقد قال ابن طاهر:سألت ابا اسماعیل عبدالله الانصاری عن الحاکم ابی عبدالله فقال:امام فی الحدیث رافضی خبیث۔قلت:الله یحب الانصاف،ماالرجل برافضی بل شیعی فقط۔ حاکم نیشاپوری کتابوں کے مصنف اور امام صدوق تھے،مگر انہوں نے مستدرک میں گری پڑی احادیث کو بھی صحیح کہہ دیا ہے،اور ایسا کثرت سے کیا ہے۔میں نہیں سمجھتا کہ یہ جہالت اور بے خبری کی وجہ سے ہو کیونکہ ایسا ہونہیں سکتا، پھر اگر یہ جان بوجھ کر کیا ہے تو یہ بہت بڑی خیانت ہے۔نیز حاکم مشہور "شیعی" بھی ہے،البتہ شیخین کریمین (سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درپے نہیں ہوتا۔ابن طاہر کا کہنا ہے کہ: میں نے ابواسماعیل عبداللہ انصاری سے حاکم کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے: حدیث کا امام اور خبیث رافضی تھا۔لیکن میں کہتا ہوں

اللہ تعالیٰ انصاف کو پسند فرماتا ہے حاکم رافضی نہیں فقط شیعی تھا۔

﴿میزان الاعتدال فی نقد الرجال، حرف المیم، ج 3، ص 582، رقم 8259، دارالفکر بیروت 1429ھ﴾ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 852ھ نے بھی امام حاکم کے تذکرہ میں یہ بحث نقل کی ہے۔﴿لسان المیزان، من اسمہ محمد، ج 5، ص 236، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1416ھ﴾

شیعوں کے نزدیک

امام حاکم کے بارے میں شیعوں کے خیالات بھی ملاحظہ فرمائیں! چنانچہ:

شیعہ مصنف عباس قمی، المتوفی 1320ھ امام حاکم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

وھو من ابطال الشیعۃ وسدنۃ الشریعۃ وذکرہ ابن شھراشوب فی معالم العلماء وصاحب الریاض فی القسم الاول فی عداد الامامیۃ علی ما نقل عنھما۔ حاکم بہت بڑا شیعہ اور ان کی شریعت کا ستون تھا؛ ابن شہر اشوب نے معالم العلما میں اور صاحب ریاض نے قسم اول میں جہاں شیعہ علما کی تعداد بیان کی ہے وہاں حاکم کا ذکر کیا ہے۔﴿الکنیٰ والالقاب، الحاکم، ج 2، ص 170، مکتبۃ الصدر طھران، الطبعۃ الرابعہ﴾ شاید اسی لیے شیعہ حضرات امام حاکم کی تصنیفات کا شمار اپنی کتابوں میں کرتے ہیں۔ جیسا کہ: الذریعۃ الیٰ تصانیف الشیعۃ، ج 2، رقم 1249، ص 177 پر حاکم کی کتاب امالی کا ذکر ہے۔ ج 3، رقم 1083، ص 161 پر تاریخ نیشا پور کے تذکرہ میں لکھا ہے: تاریخ نیسابور، للحافظ الحاکم ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ النیسابوری المعروف بابن البیع

Scanned by CamScanner

المولود سنة321 والمتوفیٰ سنة405،قد عد الشیخ المحدث الحر العاملی فی الفائدة الرابعة من خاتمة الوسائل تاریخ نیسابور ھذامن الکتب المعتمدة التی نقل عنه بالواسطة فی عداد اصول القدماء و کتبھم وفی ردیفھا،وعد فی الریاض مؤلفه من علماء الشیعةو حکی عنه ترجمة سیدنا فی التکملةو نسخةمنه توجد فی مکتبة السلطان محمد الفاتح فی الآستانة کما فی فھرسھا،حکی فی کشف الظنون عن السبکی انه سید الکتب الموضوعة للبلاد ولم یر تاریخ اجل منه اوله (الحمدلله الذی اختار محمدا) ثم ذکر خصوصیاته وذیله ومختصره۔ج 16،ص 185 پر فضائل فاطمة الزهراء کی بابت لکھا ہے:فضائل فاطمة الزهراء،للحاکم النیسابوری ابی عبدالله محمد بن عبدالله، م405،عده فی (الریاض)من علمآء الشیعة، وترجمة سیدنا فی (التکملة) ذکره (کشف الظنون) ومر بعنوان (فضائل الزهراء) ۔اسی طرح ج18،رقم 3679،ص5 پر مستدرك صحیح البخاری کا ذکر کیا ہے۔﴿الذریعة الیٰ تصانیف الشیعة،مصنفه، محمد محسن نزیل سامراء الشھیر بالشیخ آقا بزرك الطھرانی،داراحیاء التراث العربی بیروت،الطبعة الاولیٰ 2009ء﴾ شیعوں کی اس فراخ دلی کا سبب علماء کرام ہی بتا سکتے ہیں ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے۔

☆امام حاکم کے علاوہ بعض لوگ مؤرخ مسعودی ،المتوفیٰ 346ھ کا یہ قول کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔و کان مولده فی الکعبة۔

Scanned by CamScanner

﴿مروج الذهب ومعادن الجوهر،ذكر خلافة امير المؤمنين على بن ابى طالب كرم الله تعالى وجهه،ج 2،ص 351،دارالقلم بيروت،الطبعة الاولىٰ 1408ھ﴾

بطور ماخذ بیان کرتے ہیں۔

(۱) مسعودی نے یہ بات بغیر سند اور حوالے کے لکھی ہے اور مسعودی کا کسی بات کو صرف نقل کر دینا ہی کافی نہیں، اس نے تو بہت ساری ناقابل تسلیم باتیں بھی نقل کی ہیں؛ بلکہ امام ابوبکر محمد بن عبداللہ المعافری الاندلسی (ابن العربی) المتوفی 543ھ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ: اس بدعتی وحیلہ ساز کی باتوں سے الحاد کی بو آتی ہے۔

واما المبتدع المحتال فالمسعودی، فانه يأتى منه متاخمة الالحاد فيما روى من ذلك، واما البلاغة فلا شك فيه۔ ﴿العواصم من القواصم فى تحقيق مواقف الصحابة بعد وفاة النبى صلى الله عليه وسلم،ص 167،دارالكتب العلميه بيروت، الطبعة الرابعة 1428ھ﴾

مسعودی کون تھا؟

(۲) علما نے مسعودی کو رافضی بھی لکھا ہے۔ چنانچہ: حضرت شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما، المتوفیٰ 1239ھ تحفہ اثناعشریہ میں شیعوں کے مکر وفریب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ لوگ کسی شخص کے بارے میں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بڑا متعصب سنی تھا، بلکہ پکا ناصبی تھا، پھر اس کی ایک بات جو کہ اہلسنت کے خلاف اور مذہب شیعہ کے موافق ہو پھیلاتے ہیں، تاکہ لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہو جائیں کہ اتنا متعصب سنی جب اس بات کو صحیح کہہ رہا ہے تو لازماً صحیح ہو

گی۔ جیسا کہ غالی رافضی ہشام کلبی اور ''مروج الذہب کا مصنف مسعودی'' اوران جیسے لوگوں کو یہ حضرات اہلسنت میں شمار کرتے ہیں اوران کے مقولات ومنقولات اہلسنت پر الزاماً پیش کرتے ہیں۔ هشام کلبی مفسر که رافضی غالی است ''ومسعودی صاحب مروج الذهب'' وابوالفرج اصفهانی صاحب کتاب الاغانی وعلیٰ هذا القیاس۔ ﴿تحفہء اثنا عشریہ، کید بیست و سیوم (23)، ص 90،91، ملخصاً، مکتبۃ الحقیقہ ترکی 1408ھ﴾ شیخ الاسلام سیدنا امام حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی بن مولانا رضا علی خاں رحمہم اللہ تعالیٰ المتوفی 1340ھ لکھتے ہیں: یہ مسعودی علی بن حسین، صاحب مروج تو خود رافضی ہے؛ اس کی کتاب ''مروج الذہب'' خلفائے کرام وصحابہ عظام عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر صریح تبرا سے جابجا آلودہ وملوث ہے۔ لوط بن یحییٰ ابومخنف رافضی، خبیث، ہالک کے اقوال ونقول بکثرت لاتا ہے، جس کے مردود وتالف ہونے پر ائمہ جرح وتعدیل کا اجماع ہے؛ اسی طرح اور رفاض وفساق وہالکین کے اخبار پر اس کی کتاب کا مدار ہے، جیسا کہ اس کے مطالعہ سے آشکار ہے۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے نسخہ ''مروج الذہب'' کے ہامش پر اس کی تنبیہ لکھ دی ہے۔ ﴿فتاوی رضویہ، ج 29، ص 700، رضا فاؤنڈیشن لاہور 1426ھ﴾

شیعوں کا تبصرہ

اوراس بات کی تائید رافضیوں نے بھی کی ہے کہ مسعودی واقعتاً ہی شیعہ تھا۔ چنانچہ: ان کا رجال کا عالم، مامقانی لکھتا ہے: انه امامی ثقة وهو الحق الحقیق بالاتباع۔

Scanned by CamScanner

مسعودی یقیناً ثقہ امامی (شیعہ) تھا، اور یہی پیروی کے لائق حق بات ہے۔﴿تنقیح المقال فی علم الرجال، من ابواب العین، ج 2، ص282، المرتضویہ نجف الاشرف 1352ھ﴾ اسی طرح ہاشم خراسانی کی کتاب منتخب التواریخ کے مقدمہ میں میرزا ابوالحسن شعرانی نے لکھا ہے کہ: مسعودی مردے شیعی وامامی بود۔ مسعودی امامی شیعہ ہے۔﴿منتخب التواریخ دروقائع مهمه متعلقه ......الخ، ص ج، کتابفروشی......تهران، چاپ سوم 1347ھ﴾ اس کے علاوہ محسن الامین شیعہ نے لکھا ہے کہ: شیخ طوسی اور نجاشی وغیرہ نے مسعودی کے شیعہ ہونے پر نص وارد کی ہے۔ پھر ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتا ہے: علامہ تاج الدین سبکی نے جو اس کا ذکر طبقات شافعیہ میں کیا ہے یہ ان کا وہم ہے اور یہ اسی طرح ہے جیسے انہوں نے ابوجعفر محمد بن حسن طوسی کا ذکر طبقات شافعیہ میں کر دیا؛ حالاں کہ طوسی شیعوں کا ''شیخ الطائفہ'' ہے۔(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ''مسعودی''، ج3، ص456، رقم226؛ ''طوسی''، ج4، ص126، رقم316، ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الثالثۃ 1413ھ)﴿اعیان الشیعہ، مؤلفوا لشیعة فی الفرق والدیانات، ج 1، ص157، دارالتعارف للمطبوعات بیروت 1403ھ﴾

تصنیفات مسعودی

اسی طرح شیعوں کی تصنیف، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ میں دیگر کتب شیعہ کے علاوہ، مسعودی کی کتابوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ مثلاً: (۱) اثبات الوصیة لعلی بن ابی طالب (۲) تنبیہ الاشراف (۳) الصفوة (٤) مروج الذهب

Scanned by CamScanner

(۵)المقالات فی اصول الدیانات۔ ﴿(۱) ج1،ص 78،رقم 536،(۲) ج4،ص 252،رقم 313،(۵) ج21،ص 36،رقم 15،(۳،٤) ج 1957،رقم 320 5625،داراحیاء التراث العربی بیروت ،الطبعة الاولیٰ 2009ء﴾ تو ایسے مجروح شخص کی ایسی کتاب کی عبارت، کہ جس کا مدار رافضیوں اور فاسقوں کی روایات پر ہے، کسی طرح بھی لائق التفات نہیں ہوسکتی۔

☆ بعض نے اس روایت کا ماخذ ''فصول المہمہ'' بیان کیا ہے۔ جیسے: نزھۃ المجالس میں شیخ عبدالرحمان بن عبدالسلام الصفوری، المتوفی 900ھ نے لکھا ہے کہ:

ورأیت فی الفصول المھمة فی معرفة الائمة بمکة المشرفة شرفھا اللہ تعالیٰ لابی الحسن المالکی ،ان علیا ولدته امه بجوف الکعبة شرفھا اللہ تعالیٰ وھی فضیلة خصه اللہ تعالیٰ بھا وذلك ان فاطمة بنت اسد رضی اللہ عنھا اصابھا شدة الطلق فادخلھا ابو طالب الی الکعبة۔ ابوالحسن مالکی (ابن صباغ) نے اپنی تصنیف ''الفصول المھمه فی معرفة الائمه'' میں لکھا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکم مادر سے جوف کعبہ میں پیدا ہوئے اور اس فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی خاص فرمایا۔ تفصیل قدرے یوں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بغرض طواف بیت اللہ شریف آئیں، وہیں درد زہ کا آغاز ہوا، ابوطالب نے انہیں کعبہ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا، آپ جب اندر چلی گئیں تو وہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ ﴿نزھة المجالس ومنتخب النفائس، باب مناقب امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ج 2، ص553، دارالجیل بیروت، الطبعة الاولیٰ 1408ھ۔ و زینت المحافل (اردو) ترجمہ

نزہۃ المجالس، ج 2، ص608، شبیر برادرز لاہور اشاعت اول1419ھ﴾

(۱) فصول المہمہ کی اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے شارح بخاری علامہ شمس الدین محمد بن عمر بن احمد السفیری الشافعی، المتوفی 956ھ نے لکھا ہے کہ یہ علما کے نزدیک کمزور ہے، مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزام ہیں، ان کے علاوہ کوئی مولود کعبہ نہیں۔ وما نقله فی الفصول المهمة لبعض المالكية من ان سيدنا على بن ابى طالب ولدته امة فى جوف الكعبة، فهو ضعيف عند العلمآء كما نقله النووى ولم يولد فى جوف الكعبة سوى حكيم بن حزام دخلت امه الكعبة وهى حامل، فضربها المخاض، فاتيت بنطع فولدته فى الكعبة ولا يعرف ذلك لغيره۔ ﴿المجالس الوعظية فى شرح احاديث خير البرية صلى الله عليه وسلم من صحيح الامام البخارى، المجلس الرابع والثلاثون، ج2، ص 161، دارالكتب العلميه بيروت، الطبعة الاولىٰ 1425ھ﴾

(۲) علاوہ ازیں فصول المہمہ ایسی کتاب بھی نہیں کہ اس کی ہر بات آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لی جائے؛ اس کی تو ابتدا ہی ایسے کلمات سے ہوتی ہے جو رافضیوں کے ایک ''مخصوص عقیدے کے غماز'' ہیں۔ اسی بنا پر کتاب کے مصنف کو رافضیت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ﴿کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، باب الفاء، ج 2، ص509، رقم9491، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1429ھ﴾

خلاف حقیقت

(۳) اگر کتاب ہذا کا مصنف رافضی نہ بھی ہو پھر بھی واقعہ مذکورہ میں ایسی خلاف

Scanned by CamScanner

حقیقت باتیں ہیں جو اس کے پایہ اعتبار کو ساقط کر دیتی ہیں۔ مثلاً: اس میں جو یہ جملہ ہے (وهی فضیلة خصه الله تعالیٰ) یعنی مولود کعبہ ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاصہ ہے۔ یہ بات غلط ہے؛ کیونکہ سابقہ اوراق میں ہم حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولود کعبہ ہونے پر کثیر علماء و محدثین کی عبارات نقل کر چکے ہیں اور بقول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا مولود کعبہ ہونا تواریخ صحیحہ سے ثابت ہے در تواریخ صحیحه ثابت است۔ ﴿تحفه اثناعشریه، ص164، مکتبة الحقیقه ترکی، 1408ھ﴾ تو جب حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ مولود کعبہ ہیں تو پھر یہ حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ کا خاصہ کیسے ہوا؟؟

دوسری بات: (فادخلها ابو طالب) یعنی بوقت ولادت سیدنا علی المرتضیٰ کی والدہ کو ابو طالب نے کعبہ میں داخل کیا۔ یہ بھی محل نظر ہے؛ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے وقت ابو طالب موجود ہی نہیں تھے کہیں گئے ہوئے تھے۔ جیسا کہ آپ کے رجز انا الذی سمتنی امی حیدره ...... کلیث غابات کریه المنظره

(میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے...... میں جنگلوں کے شیر کی طرح بارعب ہوں)

کی شرح میں امام نووی، حافظ ابن عساکر، علامہ سہیلی، علامہ ابن منظور، علامہ صالحی شامی اور طحطاوی وغیرہ نے لکھا ہے۔ ﴿المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج 12، ص 185، رقم 1806، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ ☆ تاریخ دمشق الکبیر، ج45، ص13، رقم5029، داراحیاء التراث العربی بیروت، الطبعة الاولیٰ 1421ھ۔ ☆الروض الانف فی شرح سیرة النبویة لابن هشام، ذکر المسیر الی خیبر فی المحرم سنة سبع، ج 7، ص107، داراحیاء التراث العربی بیروت، الطبعة الاولیٰ 1421ھ۔

Scanned by CamScanner

مختصر تاریخ دمشق، علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ، ج 17، ص 301 دار الفکر دمشق، الطبعة الاولی 1402ھ۔ ☆ سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، شرح غریب ذکر قتل علی رضی اللہ عنہ ج5، ص163، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الاولی 1421ھ۔ ☆ نهاية الايجاز فی سيرة ساكن الحجاز، الفصل السابع فی ظواهر السنة السابعة ما فيها من الغزوات، ص 327، 328، دار الذخائر القاهره، الطبعة الاولی 1419ھ ☆ اور جب وہ موجود ہی نہیں تو پھر داخل کرنے کا کیا معنیٰ؟؟

قارئین کرام!

یہ گنتی کی چند کتابیں تھیں جن میں اس بے ثبوت بات کا تذکرہ پایا جاتا ہے؛ ان کے علاوہ یہ روایت آپ کو جہاں بھی ملے گی بغیر سند و معتبر ماخذ ہی ملے گی، اور اگر کسی نے حوالہ دیا بھی ہوگا تو انہیں کتب کا یا پھر رافضیوں کی کتابوں کا؛ کیوں کہ اس روایت کے یہی "ماخذ" ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی اسی پر ہی مصر ہو کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ میں پیدا ہوئے، تو اسے کہیں: هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ. (اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو) لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ۔ (تاکہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے دلیل سے زندہ رہے)

آپ کہاں پیدا ہوئے؟

یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بھی مولود کعبہ نہیں، مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ ہی ہیں؛ اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کہاں پیدا ہوئے۔ وباللہ التوفیق

مقام ولادت

امام حافظ ابوعمر وخلیفہ بن خیاط اللیثی ،المتوفی 240ھ فرماتے ہیں: ولد علی بمکة فی شعب بنی ھاشم۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مکہ میں شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔﴿تاریخ خلیفہ بن خیاط،سنة اربعین،ص 199،دارطیبہ الریاض ، الطبعة الثانیہ1405ھ۔ص120۔دارالکتب العلمیہ بیروت،الطبعةالاولیٰ1415ھ﴾

امام حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ھبتہ اللہ الشافعی (ابن عساکر) المتوفیٰ 571ھ فرماتے ہیں: ولد علی بمکة فی شعب بنی ھاشم ۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مکہ میں شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔﴿تاریخ دمشق الکبیر، ج 45، ص 448،رقم5029،داراحیاء التراث العربی بیروت،الطبعةالاولیٰ1421ھ۔ج 42، ص 575،دارالفکر بیروت 1415ھ﴾

علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن علی الانصاری الافریقی (ابن منظور) المتوفیٰ 711ھ لکھتے ہیں: ولد علی بمکةفی شعب بنی ھاشم ۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ولادت مکہ میں شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔

﴿مختصرتاریخ دمشق، ج 18،ص 97،دارالفکربیروت،الطبعة الاولیٰ1402ھ﴾

اسی طرح آزاد مؤرخ، احمد بن محمد بن عبدربہ الاندلسی ،المتوفیٰ 328ھ نے بھی لکھا ہے: ولد علی بمکة فی شعب بنی ھاشم۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔﴿کتاب العقد الفرید،نسب علی بن ابی طالب و صفته، ص297، ج 4،دارالارقم بیروت،الطبعة الاولیٰ1420 ھ﴾

Scanned by CamScanner

مولد علی رضی اللہ عنہ

سیرت نگار محمد بن محمد حسن نے بھی لکھا ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائے ولادت شعب بنی ہاشم میں ہے۔ وهو الذى حصرت قريش بنى هاشم فيه عند بدء الدعوة، ويسمى شعب بنى هاشم وشعب على به ولد رسول الله ومولد على بن ابى طالب۔ ﴿المعالم الاثيرة فى السنة والسيرة، باب شعب ابى طالب، ج1، ص150، دار القلم دمشق، الطبعة الاولىٰ 1411ھ﴾

محی الدین احمد امام نے لکھا ہے کہ: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس مکان میں پیدا ہوئے وہ شعب بنی ہاشم، المعروف شعب علی میں ہے۔ مكان ميلاد امير المؤمنين على رضى الله عنه يقع داخل شعب بنى هاشم المعروف بشعب عليّ۔ قريبا من سوق الليل۔ ﴿فى رحاب البيت العتيق، ج1، ص79﴾

مولانا سید منتخب الحق قادری ڈین کلیہ، معارف اسلامیہ کراچی یونیورسٹی لکھتے ہیں: مولد علی، یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جائے پیدائش جو مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنوب میں ہے۔ ﴿حج اور عمرہ، مکہ مکرمہ میں قابل زیارت مقامات، ص61، پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز﴾

دیوبندی مفتی، سعید احمد سہارن پوری نے بھی لکھا ہے کہ: حضرت علی کی جائے پیدائش شعب بنی ہاشم (میں ہے) ﴿معلم الحجاج، مکہ مکرمہ کے مشاهد ومقابر، ص306، ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور﴾

Scanned by CamScanner

ابو طالب کا گھر

علامہ ابوالحسن محمد بن احمد بن جبیر الکنانی الاندلسی، المتوفی 614ھ لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ ابوطالب کا گھر ہے۔(اور یہ شعب بنی ہاشم میں ہی تھا) مولد علی بن ابی طالب رضوان الله علیه، وفیه تربی رسول الله ﷺ وکان دارالابی طالب عم النبی ﷺ۔ ﴿رحلة ابن جبیر وھی الرسالة المعروفة تحت اسم اعتبار الناسك فی ذکر الآثار الکریمة والمناسك، مسجد مولد النبی، ص129، دارالکتب العلمیه بیروت، الطبعة الاولیٰ1424ھ﴾

یہی عبارت، علامہ ابوالبقاء خالد بن عیسیٰ بن احمد، المتوفی بعد 767ھ نے بھی نقل کی ہے۔ ﴿تاج المفرق فی تحلیة علماء المشرق، وصلاة علی سیدنا وعلی آله وصحبه، ص 78﴾ اور یہ مقام (مولد علی) اتنا مشہور تھا کہ عوام و خواص سب اسے جانتے تھے اور کئی علما نے اس کا تذکرہ مولد علی (یعنی حضرت علی المرتضی کی جائے پیدائش) کے نام سے اپنی کتابوں میں بھی کیا ہے۔ مثلاً:

موالد ستّہ

علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی بن عبدالقادر المقریزی، المتوفی 845ھ نے اپنی کتاب المواعظ والاعتبار میں کچھ موالد کا ذکر کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولد کا بھی ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: وقال ابن الطویر: ذکر جلوس الخلیفة فی الموالد الستة فی تواریخ مختلفة، وما یطلق فیها، وھی مولد النبی ﷺ ومولد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب، ومولد فاطمة علیها السلام،

Scanned by CamScanner

ومولد الحسن، ومولد الحسین علیهما السلام ......الخ ﴿المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار، ذکر ابواب القصر الکبیر الشرقی، ج 2، ص333، دار الکتب العلمیه بیروت، الطبعة الاولیٰ 1418ھ﴾

اسی طرح مؤرخ کامل بن حسین الحلبی الغزی، المتوفی 1351ھ نے نہر الذھب میں دیگر موالد کے ساتھ "مولد علی" کا بھی ذکر کیا ہے۔ ﴿نہر الذھب فی تاریخ حلب، شروطه، ج2، ص404، دار القلم حلب، الطبعة الثانیه 1419ھ﴾

مشہور موالد

مؤرخ ابراہیم رفعت پاشا، المتوفی 1325ھ نے آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی جائے ولادت اور دیگر موالد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: اہل مکہ کے نزدیک یہ مقامات مشہور ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں کی جائے ولادت ہے۔

مولد علی ومولد عمر ومولد فاطمة رضی الله عن جمیعهم، فهذه الاماکن مشهورة عند اهل مکة، فیقولون هذا مولد فلان، هذا مولد فلان۔

﴿مرآة الحرمین او الرحلات الحجازیة والحج ومشاعره الدینیه، باب مولد الرسول ﷺ ج1، ص188 دار المعرفه بیروت﴾

متفق علیہ مسئلہ

امام حافظ تقی الدین محمد بن احمد بن علی الفاسی المالکی، المتوفی 832ھ، اپنی کتاب شفاء الغرام میں متبرک مقامات کا ذکر کرتے ہوئے مولد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ نبی اکرم ﷺ کی

Scanned by CamScanner

ولادت گاہ کے قریب ہے اور یہ اہل مکہ کے نزدیک "بلا اختلاف مشہور ہے"۔ نیز اس کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائے ولادت ہے۔مولد علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه،قریباًمن مولد النبی ﷺ من اعلاه ممایلی الجبل،وھو مشھور عند اھل مکة بذلك لااختلاف بینھم فیه......،وعلی بابه مکتوب:ھذامولدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضوان الله علیه﴿شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، الباب الحادی والعشرون،فی ذکرالاماکن المبارکة التی ینبغی زیارتھا الکائنة بمکة المشرفة وحرمھا وقربه،ذکر صفة ھذا المکان،ج 1،ص358،دارالکتب العلمیه بیروت، الطبعة الاولیٰ 1421ھ﴾اس کے بعد علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکان کی ہیئت بیان کی ہے۔اسی طرح قاضی القضات امام بہاؤالدین ابوالبقاء محمد بن احمد بن الضیاء الحنفی المکی، المتوفی 854ھ نے بھی آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ولادت گاہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:وہ نبی کریم ﷺ کی ولادت گاہ کے قریب ہے اور اس کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ یہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائے ولادت ہے۔مولد علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه وھذا الموضع مشھورعندالناس بقرب النبی ﷺ باعلی الشعب الذی فیه المولد......، و علی بابه حجر مکتوب فیه ھذا مولد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب۔﴿تاریخ مکة المشرفة والمسجد الحرام والمدینة الشریفةوالقبرالشریف،فصل فی ذکرالاماکن المبارکه،ص185،دارالکتب العلمیه بیروت،الطبعة الثانیه1424ھ﴾

Scanned by CamScanner

قابلِ زیارت مقامات

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 1367ھ زائر مکہ کو فرماتے ہیں: مکان ولادتِ اقدس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم و مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و مکان ولادت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جبل ثور و غار حرا و مسجد الجن و مسجد جبل ابی قبیس وغیرہا مکانات متبرکہ کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔ ﴿بہار شریعت، مقامات متبرکہ کی زیارت، حصہ 6، ج 1، ص 1150، مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ﴾ اس کے علاوہ مشہور زمانہ کتاب تاریخ نجد و حجاز میں بھی "مولد علی" کی زیارت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ﴿تاریخ نجد و حجاز، نجدی حکومت کا تعصب مذہبی، ص 300، ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور، سال اشاعت 2010ء﴾

مفسر قرآن حضرت سیدنا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف "سفرنامے" میں لکھتے ہے کہ: آج صبح سیٹھ احمد صاحب بیرسٹر کے ساتھ اندرون مکہ معظمہ کی زیارات نصیب ہوئیں جن میں جائے ولادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو باب الصفا سے کچھ فاصلہ پر ہے یہاں اب لائبریری بنی ہوئی ہے۔ "جائے ولادت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اب یہاں ایک معلم کی دوکان ہے، یہ تمام مقامات حرم تریف سے قریب ہی ہیں۔ ﴿سفر نامے، ص 253، نعیمی کتب خانہ لاہور، سال اشاعت 2006ء﴾ (یہ عبارت دیوان سالک میں منقول شعر سے رجوع پر بھی دلالت کرتی ہے؛ کیونکہ اِس کا زمانہ تحریر اُس کے بتیس (32) سال بعد کا ہے۔ منہ)

مقامات مقدسہ کا انہدام

نیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ پر ایک ''قبہ بھی بنا ہوا تھا'' جسے نجدیوں نے دیگر مقامات مقدسہ کے ساتھ منہدم کر دیا۔ چنانچہ: سید احمد بن زینی دحلان المکی الشافعی، المتوفی 1304ھ لکھتے ہیں: وہابیوں نے مسجدوں کو گرا دیا، بزرگوں کی یادگاروں کو مٹا دیا، جنت المعلیٰ کے گنبدوں کو کھود کر پھینک دیا۔ انہوں نے وہ قبے بھی منہدم کر دیئے جو رسول اللہ ﷺ، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت والی جگہ کے اوپر بنے ہوئے تھے۔ آپ کی اصل عبارت یہ ہے: فباد رالوھابیون ومعھم کثیر من الناس، لھدم المساجد ومآثر الصالحین فھد موا اولا مافی المعلی من القبب فکانت کثیرۃ ثم ھدموا قبۃ مولد النبی ﷺ ومولد سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ومولد سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔ ﴿خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام، ذکر ھدم القبب، ج2، ص278، مکتبۃ ایشیق استانبول ترکیہ 1399ھ﴾ یہی عبارت اہلسنت کے مشہور عالم، فقیہ اور مفتی، مولانا جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی کتاب انوار الحدیث کے آخر میں اپنے حالات زندگی قلم بند کرتے ہوئے نقل کی ہے۔ ﴿انوار الحدیث، تحت المصنف بیدہ، ص514، ضیاء القرآن لاہور، بار اول 1400ھ﴾ اور ''مولد علی'' و دیگر یادگاروں کے انہدام کی بابت ایک دیوبندی کی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ: اب کوئی ایسے آثار و شواہد نہیں ملتے جن کی بنیاد پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا کوئی تعین کیا جا سکے......اب تمام تاریخی یادگاریں بھی

Scanned by CamScanner

بلڈوزروں کی نذر ہوچکی ہیں۔

﴿تبرکات خلفاء راشدین ......، ص131، مکتبہ ارسلان کراچی، اشاعت اول 2011ء﴾

حاصل کلام

ان حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشّمس ہوجاتی ہے کہ ''مولود کعبہ'' صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ کے علاوہ کعبہ میں کسی کی ولادت نہیں ہوئی۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مولود کعبہ سمجھنا ایسا کمزور گمان ہے کہ جس کا کوئی ثبوت نہیں؛ درحقیقت آپ کی ولادت اپنے والد کے گھر شعب بنی ہاشم میں ہوئی، اور یہ وہی مکان تھا جسے مسلمان'' مولد علی'' کے نام سے یاد کرتے تھے؛ اور اس کے دروازے پر بھی مکتوب تھا: ''ھذا مولد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب'' یعنی یہ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ ہے۔ نیز اہل مکہ بھی اس کے ''مولد علی'' ہونے پر بلا اختلاف متفق تھے۔

آخری بات

لیکن اس گفتگو سے یہ بھی اخذ نہیں کرنا چاہئے کہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یا مولود کعبہ نہ ہونے کی وجہ سے مولیٰ علی پاک کی شان وعظمت میں کوئی کمی واقع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ: '' آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے تو اس سے فزوں تر، فضائل ومناقب اس قدر ہیں کہ جن کا احصا ہی دشوار ہے''۔ جیسا کہ حضرت شیخ الاسلام سیدنا امام احمد رضا خاں روح اللہ

Scanned by CamScanner

روحہ ونور ضریحہ فرماتے ہیں: واللہ العظیم اگر ہزار دفتر اس جناب (علی پاک) کے شرح فضائل میں لکھے جائیں یکے از ہزار تحریر میں نہ آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے مواخات کی، علونسب وشرافت صہر میں سب سے برتری ملی، جہاد سنانی ولشکر شکنی تھی کہ قوت الٰہی کانمونہ، روئے انور کی تاب وتجلی تھی کہ عارض ایمان کا گلگونہ، تلوار تھی یا چہرۂ اسلام کی ڈھال اور بازو تھے کہ زور نبوی کی تمثال......الخ پھر فرماتے ہیں:

محبوب خدا

☆وہ کون تھا جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا، جب وہ پیارا محبوب روانہ ہوا، محبت مصطفوی نے جوش فرمایا، حضور اقدس ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند فرما کر دعا کی اللھم لاتمتنی حتیٰ ترینی علیا! الٰہی مجھے دنیا سے نہ اٹھانا جب تک علی کو نہ دیکھ لوں! ہاں وہ علی ہے محبوب خدا و مطلوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بالامنزلت

☆ہاں وہ کون ہے جسے معراج کے جانے والے، عرش پر قدم رکھنے والے نے حکم دیا: میرے کندھوں پر چڑھ کر سقف کعبہ سے بت گرادے! اور جب وہ بلند اختر چڑھا، اپنے کو ایسے مقام رفیع پر پایا کہ فرماتا ہے: "انہ لیخیل الی انی لو شئت لنت افق السماء" مجھے خیال آتا تھا اگر چاہوں آسمان کا کنارہ چھولوں۔ ہاں وہ علی ہے بالامنزلت والا، کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

Scanned by CamScanner

خلیفہ امجد

☆ہاں وہ کون ہے جسے رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں ساتھ نہ لے گئے۔ عرض کیا حضور مجھے عورتوں بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں! ارشاد ہوا: کیا تو راضی نہیں تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے، مگر میرے بعد نبی نہیں۔ ہاں وہ علی ہے، برادر احمد، خلیفہ امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حرزِ اسلام

☆ہاں وہ کون ہے کہ روز خیبر مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: کل یہ نشان اسے دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، خدا اور رسول اسے پیارے اور وہ خدا اور رسول کا پیارا۔ رات بھر لوگوں میں چرچا رہا دیکھئے کسے عطا ہو! صبح حضور نے اس فتح نصیب کو بلا کر نشان عطا کیا۔ ہاں وہ علی ہے، حرز اسلام و شیر ضرغام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آفتاب مکارم

☆ہاں وہ کون ہے کہ جب مصطفیٰ ﷺ نے اپنے اصحاب کرام سے مواخات کی وہ مصطفیٰ کا پیارا روتا آیا کہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا! حضور نے ارشاد فرمایا: انت اخی فی الدنیا والآخرة۔ تو تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت میں۔ ہاں وہ علی ہے آفتاب مکارم، ماہتاب بنی ہاشم رضی اللہ عنہ۔ پھر فرماتے ہیں:

یک چند بمداحی او دل بستیم عمری قدم اشہب خامہ خستیم
دیدیم رضا حوصلہ فرسا کارے ست کاغذ بدریدیم و قلم بشکستیم

ہم انکی تھوڑی سی تعریف کرنے پر پھولے نہیں سماتے حالاں کہ ہم تو انکے گھوڑے کے قدموں کی خاک کی تعریف بیان کرنے سے بھی قاصر ہیں۔بس اے رضاؔ ہم نے دیکھ لیا کہ یہ حوصلہ فرسا کام ہے اسی لئے ہم نے کاغذ پھاڑ دیا اور قلم توڑ دیا ﴿مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین،تبصرہ سابعہ،ص 57،91،92،95،93،106،مکتبہ بہار شریعت لاہور،اشاعت اول جمادی الاخری 1431ھ﴾ آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں سیدنا علی المرتضیٰ سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی افراط سے پاک،دوامی محبت نصیب فرمائے اوران ذوات قدسیاں کی طرف بے ثبوت باتیں منسوب کرنے سے بچائے۔آمین ثم آمین!

سلام

مرتضیٰ شیر حق اَشجع الاشجعین ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصل نسل صفا وجہ وصل خدا باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام
اوّلیں دافع اہل رفض وخروج چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحی رفض وتفضیل ونصب وخروج حامی دین وسنت پہ لاکھوں سلام

مآخِذ و مراجع

کتاب	نمبر شمار
جامع ترمذی	1
صحیح مسلم	2
سنن ابن ماجه	3
مسند حمیدی	4
مسند احمد	5
مسند ابو یعلیٰ	6
فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل	7
السنة لابن ابی عاصم	8
السنة لا بی بکربن خلال	9
اعتلال القلوب	10
تحفه اثنا عشریه	11
السنة لعبدالله بن احمدبن حنبل	12
المؤتلف والمختلف للدارقطنی	13
الاعتقاد والهداية الیٰ سبیل الرشاد	14
الکفایه فی علم الروایه	15

Scanned by CamScanner

کتاب

نمبر شمار	کتاب
16	الاستيعاب
17	مختصر تاريخ دمشق
18	الرياض النضره
19	الصواعق المحرقه
20	فتاویٰ رضویه
21	مطلع القمرين
22	مسند عمر رضى الله عنه
23	المحبر
24	المنمق فى اخبارقريش
25	اخبار مكه
26	جمهره نسب قريش
27	انساب الاشراف
28	تاريخ الصحابه
29	مشاهيرعلماء الامصار
30	غريب الحديث
31	ثمار القلوب
32	معرفة الصحابه

Scanned by CamScanner

کتاب	نمبر شمار
الانساب	33
تاریخ دمشق	34
المنتظم	35
جامع الاصول	36
اسدالغابہ	37
مقدمہ ابن الصلاح	38
لسان العرب	39
تہذیب الکمال	40
تاریخ اسلام	41
سیراعلام النبلا	42
الوافی بالوفیات	43
المقنع فی علوم الحدیث	44
شرح الفیۃالعراقی	45
البدایہ و النہایہ	46
الوفیات	47
الاصابہ	48
تہذیب التہذیب	49

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	کتاب
50	الوقوف علی الموقوف
51	عمدة القاری
52	النجوم الزاهرة
53	تدریب الراوی
54	ریح النسرین
55	خلاصه تذهیب
56	تاریخ الخمیس
57	فیض القدیر
58	تاج العروس
59	ناسخ التواریخ
60	جمهرةالنسب
61	میزان الاعتدال
62	لسان المیزان
63	تنقیح المقال
64	تهذیب الاسماء واللغات
65	المجالس الوعظیه
66	دلیل الفالحین

Scanned by CamScanner

کتاب	نمبر شمار
نسیم الریاض	67
تاریخ الحرمین	68
الوسیط فی علوم و مصطلح الحدیث	69
صحابہ کی تابناک زندگیاں	70
شرح نہج البلاغہ	71
تاریخ مکۃ المشرفہ	72
سیرت حلبیہ	73
سیرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	74
مدارج النبوت ۔	75
سفینۃ الاولیا	76
شواھدالنبوت	77
شرح بدائع منظوم	78
مقالات سیرت طیبہ	79
تلخیص مستدرک	80
شرح شفا	81
ازالۃالخفا	82
مستدرک حاکم	83

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	کتاب
84	شبهات وردود
85	فتح المغيث
86	التقريب و التيسير
87	الباعث الحثيث
88	الشذالفياح
89	المقنع فى علوم الحديث
90	توضيح الافكار
91	التقيد والايضاح
92	شرح صحيح مسلم
93	الكنىٰ والالقاب
94	الذريعه الىٰ تصانيف الشيعه
95	مروج الذهب
96	العواصم من القواصم
97	منتخب التواريخ
98	طبقات الشافعيه
99	اعيان الشيعه
100	نزهة المجالس

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	کتاب
101	كشف الظنون
102	المنهاج شرح مسلم
103	الروض الانف
104	سبل الهدیٰ والرشاد
105	نهاية الايجاز
106	تاريخ خليفه بن خياط
107	العقد الفريد
108	المعالم الاثيره
109	حج اورعمره
110	معلم الحجاج
111	رحلة ابن جبير
112	تاج المفرق
113	المواعظ و الاعتبار
114	نهر الذهب
115	مراة الحرمين
116	شفاء الغرام
117	بهار شريعت

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	کتاب
118	تاریخ نجد و حجاز
119	سفرنامے
120	خلاصة الکلام
121	انوارالحدیث
122	تبرکات خلفاء راشدین

☆یہ فہرست حوالہ جات کی ترتیب کے مطابق ہے؛ یعنی متن میں جس کتاب کا حوالہ پہلے دیا ہے فہرست میں اسی کا نام پہلے لکھا ہے۔☆ایک کتاب کی عبارات کے بار بار آنے کی وجہ سے کتاب کا نام دوبارہ نہیں لکھا۔☆ یہاں صرف کتب کے مختصر یا مشہور نام لکھے ہیں؛ مکمل نام اور مطابع وغیرہ کی معلومات کے لیے متن کی طرف رجوع کریں!

Scanned by CamScanner

تقاریظ

☆.................☆

علامہ مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد حنیف خاں رضوی دام بالفیض الباطنی والظاہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک:

"مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق" ﴿المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمه محمد، ج 5، ص354، رقم5536، ج6، ص85، رقم5870۔ الشریعۃ للآجری، باب ذکر امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم......، ج5، ص2215، رقم1701۔ الکنیٰ والاسماء للدولابی، ابو طفیل عامر رضی اللہ عنہ، ج 1، ص232، رقم419۔ مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، سعید بن مسیب......، ج9، ص343، رقم3900، ج11، ص329، رقم 5142۔ فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ج2، ص785، رقم1402﴾ کے مطابق روز اول ہی سے اہل سنت و جماعت کے قلوب واذہان میں جس طرح اہل بیت نبوت کی سچی محبت وعقیدت راسخ ہے، اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل ومناقب اور ان کی قرار واقعی حیثیت سے بھی اہل سنت بخوبی واقف بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کے ممتاز مناصب ومراتب کے علم بردار رہے ہیں۔ یہی وسط طریق ہے اور اسی کو درمیانی امت کا طرۂ امتیاز سمجھا جاتا رہا ہے؛ اہل بیت نے بھی یہی تعلیم دی اور صحابہ کرام نے بھی

اسی کو اپنایا۔ عہد نبوی کے بعد امت مسلمہ کے درمیان کچھ ایسی جماعتیں نمودار ہوئیں جنہوں نے افراط وتفریط کے ذریعہ اسلام کی سچی تصویر کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش کی، انہیں میں ایک گروہ ایسا بھی رونما ہوا جس نے اہل بیت نبوت کی محبت کا دعویٰ کر کے ان کی تعلیمات کو بھلا دیا؛ اس جماعت کو ''رافضی'' کہا جاتا ہے۔ چونکہ اہل سنت بھی اہل بیت نبوت سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں اس لیے دونوں جماعتوں کے درمیان بظاہر محبت اہل بیت مشترک ٹھہری، جس کا نتیجہ بعض اوقات یہ سامنے آیا کہ روافض کی بہت سی روایات اہل سنت کے یہاں رواج پا گئیں؛ اب محققین کے لیے یہ ایک نیا موضوع اٹھ کھڑا ہوا جس پر علماء اہل سنت نے اپنی پوری توانائیاں صرف کیں اور حق تحقیق ادا کیا۔ انہیں روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ:

''امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم مولود کعبہ ہیں''۔ زیر مطالعہ کتاب، ''مولود کعبہ کون؟'' مؤلفہ فاضل جلیل حضرت مولانا محمد لقمان صاحب زید مجدہ اسی پس منظر میں لکھی گئی ایک تحقیقی دستاویز ہے جس کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اب تک کسی صحیح روایت سے ثابت نہ ہو سکا کہ امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔ اس لیے اہل سنت پر لازم ہے کہ روافض کی رو میں نہ بہہ کر شیعی روایات سے پرہیز کریں اور اپنے انہیں معمولات پر کاربند رہیں جن کی تعلیم دور صحابہ سے عصر حاضر تک ہمارے اسلاف کرام دیتے آئے! مولیٰ تعالیٰ مصنف کتاب فاضل جلیل حضرت مولانا محمد لقمان صاحب زید معالیہم کی سعی جمیل کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے اور اہل سنت کی اصلاح کا

Scanned by CamScanner

ذریعہ بنائے۔آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم!

محمد حنیف خاں رضوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف (ہند)

O......O......O......O

علامہ مولانا شیخ الحدیث مفتی غلام رسول قاسمی لازال محفوظا بامداد الہادی

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالانبياء والمرسلين وعلىٰ اله واصحابه اجمعين۔امابعد:

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کریم جل شانہ نے ایسی شان سے نوازا ہے کہ آپ کا مقام و مرتبہ مزید کسی موضوع روایت اور من گھڑت منقبت کے سہارے کا محتاج نہیں؛ ایسی حرکت ایک صریح ظلم اور غلو ہے۔اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہے کہ دیگر صحابہ کے خصائص اور مناقب بھی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں؛ اور اس سے بھی بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محبوب کریم ﷺ کی حدیث یا کوئی دوسری صحیح روایت پڑھ کر سنادے جس میں تصریح ہو کہ یہ سیدنا علی المرتضیٰ کی خصوصیت نہیں بلکہ فلاں صحابی کی خصوصیت ہے، یا فلاں صحابی کو بھی یہی اعزاز حاصل ہے، تو جواباً اسے بغض علی پر محمول کیا جائے۔"روافض کے ہاں بغض علی کی یہی تعریف بن کر رہ گئی ہے"۔

بات بالکل واضح ہو رہی ہے کہ بغض کی یہ تعریف گھڑنے والے بلاشبہ رافضی

ہیں اور ان کا یہ اعتراض دراصل نبی کریم ﷺ پر جا رہا ہے جنہوں نے ایسی احادیث ارشاد فرمائی ہیں، اور ان کا یہ اعتراض ان علماء و محدثین پر جا رہا ہے جنہوں نے ایسی روایات کو نقل کر دیا ہے۔ پہاڑ کی طرح مضبوط دلائل کے سامنے یہ لوگ دانت پیستے رہ جاتے ہیں اور نبی کریم ﷺ اور پوری امت کو اپنا مجرم کہنے کی جرأت نہیں کر پاتے تو آسان راستہ یہ نکالتے ہیں کہ اپنے معاصر اہلسنت کو اپنی بداخلاقی کا نشانہ بناتے ہیں جن کا جرم صرف اتنا ہے کہ انہوں نے وہ صحیح ترین روایات ان کے سامنے رکھ دی ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ''مولود کعبہ'' کا موضوع ہے۔ دو تین سال سے سنی نما روافض نے بعض مقامات پر ''جشن مولود کعبہ'' کا اہتمام کیا جو پہلے کبھی نہیں ہوتا تھا؛ تو لامحالہ اہل سنت کو اس چھیڑ خانی اور روافض پروری کا نوٹس لینا پڑا۔ نوجوان فاضل حضرت علامہ محمد لقمان صاحب دامت برکاتہم نے تحریری طور پر اس موضوع پر نہایت سنجیدہ قدم اٹھایا ہے، اللہ کریم اس خوب صورت کاوش پر انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

فقیر نے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اور مضبوط دلائل سے مزین پایا ہے۔ آپ اس کتاب میں دلائل سے پڑھیں گے کہ: کعبہ شریف میں پیدا ہونا سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا خاصہ ہے، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مولود کعبہ سمجھنا شیعہ کا عقیدہ ہے، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے، آپ کی جائے ولادت کو وہابیوں نے شہید کر دیا ہے؛ ان میں سے ایک ایک جملہ بولتی ہوئی حقیقت ہے۔ اگر کسی ایک آدھ عالم نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

Scanned by CamScanner

کومولود کعبہ لکھ ہی دیا ہوتو اسے ان کے تسامح اور عدم توجہ پر محمول کرنا چاہیے۔الفتویٰ بالقول المرجوح جهل وخرق للاجماع۔هذاماعندالفقيرو العلم عندالله تعالیٰ ورسوله صلى الله عليه واله وسلم!

فقیرغلام رسول قاسمی

۱۲جمادی الاول ۱۴۳۲ھ بتاریخ 16 اپریل 2011ء

بشیر کالونی سرگودھا

O......O......O......O

حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد صدیق ہزاروی تغمدہ اللہ بالفضل الحاوی

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم کے من حیث الجماعة فضائل ومناقب قرآن وحدیث میں واضح طور پر بیان ہوئے، پھر انفرادی فضائل کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے ارشادات مبارکہ کتب احادیث میں موجود ہیں۔شیر خدا، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے انفرادی فضائل اور آپ کی خاندانی نسبت یہی نہیں، رسول اکرم ﷺ کی نہایت پیاری صاحبزادی حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نسبت سے آپ کا رسول اکرم ﷺ کا داماد ہونا، آپ کی عظمت کو چار چاند لگاتا ہے اور اہلسنت وجماعت آپ کی اس شان کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں جس طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کو صمیم

قلب سے قبول کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اہل تشیع حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کو بیان کرتے ہوئے دیگر صحابہ کرام کے خلاف خبث باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ کے مولود کعبہ ہونے کو اسی پس منظر میں دیکھا جاتا ہے اور اس بات کو دیگر صحابہ کرام کی ہتک شان میں استعمال کیا جاتا ہے جو نہایت درجہ بھونڈی ہی نہیں منافقانہ حرکت ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ مولود کعبہ ہو سکتے ہیں تو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا مولود کعبہ ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے؛ لیکن حضرت علامہ مولانا محمد لقمان علیہ برکات المنان نے دلائل قاہرہ کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ شعب بنی ہاشم میں ہوئی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ان اکابر علماء اہلسنت کے موقف کا مدلل جواب بھی دیا ہے جنہوں نے اپنی کتب میں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو مولود کعبہ قرار دیا ہے۔ اختلاف کی شاہراہ ہمیشہ کشادہ رہی ہے اور اس موضوع پر بھی اختلاف ہوسکتا ہے، لیکن اب شاید اس شاہراہ پر چلنا آسان نہیں ہوگا؛ کیونکہ اب محض عقیدت کی بنیاد پر نہیں دلائل کے انبار سے گزر کر کوئی شخص اپنی فکر تک رسائی حاصل کرنے پر مجبور ہوگا۔ ہم حضرت علامہ مولانا محمد لقمان زیدہ مجدہ کی اس کاوش پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور تمام مکاتب فکر کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کو نسبت رسول ﷺ کے حوالے سے دیکھیں تا کہ بغض صحابہ اور بغض اہل بیت کی باعث لعنت بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔ اہل سنت کے ان احباب

Scanned by CamScanner

بعض صحابہ کرام سے بھی گزارش ہے "جو اولاد علی رضی اللہ عنہ کہلاتے ہوئے بعض صحابہ کرام سے بغض کے جراثیم اپنے قلوب واذہان میں پال رہے ہیں" کہ وہ اپنی عاقبت کو پیش نظر رکھیں اور تعلیمات رسول کو حرز جان بنائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کے تمام جانثاروں کی عزت وتوقیر اوران سے محبت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم!

محمد صدیق ہزاروی

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ

دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش لاہور

وممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

22ربیع الثانی1423ھ

28مارچ2011ء

بروز سوموار

O......O......O......O

حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد انصر القادری حفظہ اللہ تعالیٰ عن کل ما یعی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام الاولیاء ومرجع العرفاء، امیر المؤمنین ومولی المسلمین، اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب، فاتح خیبر، داماد مصطفیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مشاہیر اسلام میں سے ہیں جن کے بارے میں دوطرح کی رائے رکھنے والے افراد پائے جاتے ہیں۔بعض افراط کا شکار ہیں اور بعض تفریط کا شکار ہیں؛ بعض لوگ ان کی

Scanned by CamScanner

شان میں کمی کرتے ہیں اور بعض زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں۔اللہ رب العزت نے سواد اعظم اہلسنت وجماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ دیگر تمام نظریات کی طرح اس نظریے میں بھی صراط مستقیم پر گامزن ہیں اور ہلاکت سے مامون ومحفوظ ہیں۔جامع ترمذی میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:لا یحب علیاً منافق ولا یبغضہ مؤمن ۔مراد یہ کہ منافق علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور مؤمن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا۔اور جامع ترمذی میں ہی عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:ان علیا منی وانا منہ ۔علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ مسند احمد بن حنبل میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:من سب علیاً فقد سبنی ۔جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

نبی اکرم ﷺ کے پیار کا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ:ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔تو نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی:اللھم لا تمتنی حتیٰ ترینی علیاً! اے اللہ مجھے اس وقت تک نہ اٹھانا جب تک کہ میں علی رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھ لوں!اس بابت ذخیرۂ احادیث اس قدر ہے کہ احصاء وشمار سے باہر محسوس ہوتا ہے۔اب کون سا صحیح العقیدہ مسلمان ہے جو حضرت سے محبت نہ کرے اور ان سے بغض رکھ کر اپنے آپ کو گمراہی اور جہنم کے راستے پر لائے؟ ہرگز نہیں حاشا وکلا ہر صاحب ایمان یہ چاہتا ہے کہ ان سے محبت نصیب ہو،ان کے قدموں کو چھونے والی خاک ہماری آنکھوں کا سرمہ ہو،ان کے راستے کا گرد وغبار ہمارے چہروں کا غازہ ہو جائے تو یہ ہماری مغفرت وبخشش کا سامان ہوگا۔

Scanned by CamScanner

[illegible]

[illegible]

o o o o

حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالحسنین محمد وسیم اختر مدنی مدظلہ [illegible]

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible] اصل تک پہنچنے میں کوئی محنت کی اور ایک عام

[illegible] معاشرے میں کس طرح جاہل اطباء نے بگاڑ پیدا کیا ہے

Scanned by CamScanner

دنیا میں اس کی مثال شاید ہی کہیں مل سکے۔ سیکڑوں ایسے من گھڑت مسائل ہیں جو عوام الناس کے قلوب واذہان میں اس طرح راسخ ہیں کہ اگر ان کے سامنے حقیقت بیان کی جائے تو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور وہ مسائل ایسے ہیں جن کا کسی مستند کتاب میں ذکر تک نہیں ملتا؛ اگر کسی کتاب میں ملتا ہے تو اس کا تعلق اسرائیلیات سے ہوتا ہے۔ ”مولود کعبہ“ کی ایک من گھڑت روایت جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مشہور ہے، اس کی اصل کیا ہے؟ اس کے متعلق موصوف کافی محنت ومشقت اور کتب بینی کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، عوام اور علما کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور حق کو سن کر اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ!

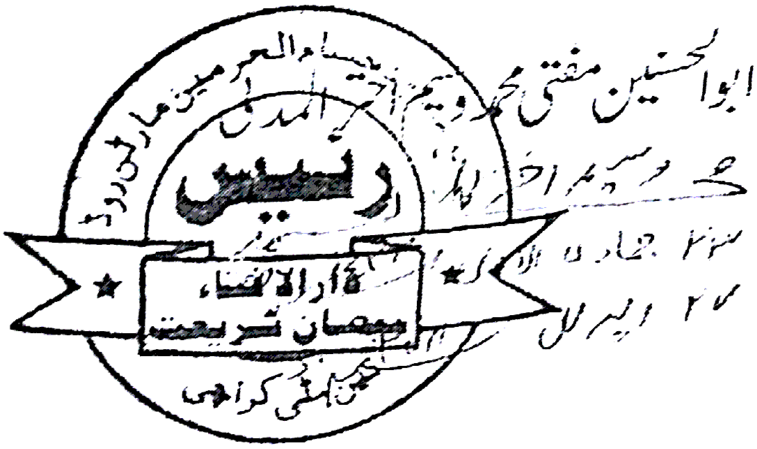

استاذ تخصص فی الفقہ دار العلوم نعیمیہ کراچی

O......O......O......O

Scanned by CamScanner

مناظر اسلام حضرت مولانا کاشف اقبال مدنی رضوی حفظہ من شر کل حاسد و شانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ۔امابعد:
حق مذہب اور جنتی گروہ صرف اور صرف اہلسنت وجماعت ہے اس کے سوا سب فرقے ناری ہیں۔مخالفین اہلسنت میں دیابنہ ووہابیہ انبیاء کرام اہل بیت عظام اور اولیاء کرام کے گستاخ ہیں اور شیعہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ ہیں۔''مسلک اہل سنت افراط وتفریط سے پاک مسلک اعتدال ہے''۔اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کیا خوب فرماتے ہیں

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور ...... نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے شیعہ اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں، حالانکہ سرکار مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔اصولی طور پر اہلسنت وجماعت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کے متبع ہو کر تو افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو مانتے ہیں؛ اور اس سے حضرت علی المرتضیٰ کے فضائل کا انکار نہیں ہوتا۔آپ کے بے شمار فضائل وکمالات کتاب وسنت کی بے شمار نصوص سے ثابت ہیں تو بے سند و ثبوت چیزوں سے فضائل علی المرتضیٰ بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔عزیز محترم حضرت مولانا محمد لقمان زیدہ مجدہ کی زیر نظر کتاب میں انہوں نے ایک ایسی ہی روایت کی تحقیق کی ہے اور تحقیق کے ساتھ متانت اور سنجیدگی کا دامن کہیں نہیں چھوڑا؛ بعض کم فہم تو نفس مسئلہ کے ساتھ غلو کرتے ہوئے بے جا سوقیانہ زبان استعمال

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں، حالانکہ یہ چیز اہل علم سے بعید ہے۔ مولیٰ کریم حبیب کریم علیہ ﷺ کے وسیلہء جلیلہ سے عزیز موصوف کی اس سعی محمود کو قبول فرمائے اور مزید خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم!

محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری، فیصل آباد

O......O......O......O

حضرت مولانا قاری ابو عبداللہ محمد سلیم نقشبندی لازال محفوظاً بامداد الہادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ ۔اما بعد:

بندۂ ناچیز کی عرصہ دراز سے یہ خواہش تھی کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے "مولود کعبہ" ہونے کے موضوع پر ایک مفصل اور علمی و تحقیقی تالیف ہونی چاہئے؛ اس بابت استاذی وشیخی، کنزی و ذخری، لیومی وغدی، الحاج، علامہ ابوالرّضا مقبول احمد رضوی جلالی اطال اللہ عمرہ ونفعنا ببرکاتہ فی الدنیا والآخرۃ کی خدمت عالیہ میں عرض بھی کی؛ آپ نے حامی تو بھر لی لیکن علالت طبع کی وجہ سے یہ کام نہ ہوسکا۔ یہ سعادت چونکہ میرے استاذ بھائی مؤلف کتاب ھذا دامت برکاتہم کو ملنی تھی، اس لیے قبلہ استاذ گرامی نے انہیں اس مسئلہ پر لکھنے کے لیے حکم فرمایا جس پر لبیک کہتے ہوئے آپ کمربستہ ہوگئے۔ اللہ و رسول کی تائید اور استاذ محترم کی دعاؤں

Scanned by CamScanner

سے اب اس موضوع پر ایک ایسی تحریر آپ کے سامنے ہے جس میں موضوع سے متعلقہ تمام ابحاث کا احاطہ کیا گیا ہے؛ شاید اس موضوع پر ایسی مفصل و باحوالہ تحقیقی کتاب قبل ازیں آپ کی نظر سے نہ گزری ہو۔ بحمداللہ تعالیٰ میں نے اس تالیف کے مسودہ کا حرف بحرف بنظر عمیق مطالعہ کیا ہے اور اسے اپنے موضوع پر فریدہ پایا ہے۔ اس کے متعلق میرے تاثرات اس قدر تشکر آمیز ہیں کہ انہیں لفظوں میں بیان نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اپنی جناب سے بہتر بدل عطا فرمائے! کتاب ہذا میں اگرچہ ہر پہلو پر علمی و تحقیقی گفتگو ہو چکی ہے مزید حاجت نہیں۔ لیکن میں یہاں قارئین کی خدمت میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ: کتاب ہذا میں بزرگوں کی جو ایسی عبارات ہیں جن میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کعبہ میں پیدائش کو ضعیف کہا گیا ہے۔ ''یہ وہ ضعیف نہیں جو فضائل میں مقبول ہوتا ہے''۔ کیونکہ فضائل میں صرف وہ ضعیف روایتیں قابل قبول ہوتی ہیں جو کسی صحیح روایت کے مخالف و معارض نہ ہوں۔ جب کہ یہ وہ قول ہے جس کے مخالف صحیح و صریح اور اس سے قوی اقوال موجود ہیں؛ اور قاعدہ یہ ہے کہ: قوی کے مقابلے میں آنے والی ضعیف کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ ﴿اصول سرخسی۔ مبسوط۔ نزھۃ النظر و فتاوی رضویہ وغیرہ﴾ اس بات کی وضاحت اس لیے ضروری تھی کہ ''علماء کرام نہیں''، بعض سطحی قسم کے لوگ کسی شبہ میں مبتلا نہ ہوں۔ نیز یہاں ضعیف سے مراد، کچھ لوگوں کے ایسے کمزور اقوال ہیں جو اقوال صحیحہ، معتمدہ اور شواہد کے بھی خلاف ہیں؛ اس لیے انہیں مقبول ضعیف پر قیاس کرنا ضعف علم و عقل کے سوا کچھ نہیں۔ اس ضمن میں دیگر کئی اصولی بحثیں بھی

ہیں جن کا یہ مضمون متحمل نہیں، بس ممیّز ومنصف کے لیے یہی کافی ہے۔

والله یهدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

آخر میں تمام مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس عظیم کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں، دوسروں کو بھی ترغیب دیں اور صاحب حیثیت زیادہ سے زیادہ خرید کر تقسیم کریں۔

خاکپائے حافظ الحدیث نور اللہ مرقدہ
ابوعبداللہ محمد سلیم نقشبندی مجددی جلالی
امام وخطیب جامع مسجد غوثیہ شادیوال

O......O......O......O

Scanned by CamScanner

حضرت مولانا صاحبزادہ ڈاکٹر محمد احمد رضا قادری دام بالعیش الہنی الغدی الطری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی حضرت قاری محمد لقمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ قبلہ والد مکرم ومعظم استاذ العلما حضرت مولانا حافظ محمد یوسف قادری علیہ الرحمہ کے تلمیذ رشید بھی ہیں؛ حضرت کو سالہا قبلہ والد مکرم کی صحبت میسر رہی ہے۔آپ بے پناہ صلاحیتوں سے مالا مال ہیں؛ تحقیق وتدقیق کا جذبہ زمانہ طالب علمی سے ہی موجود ہے۔زیر نظر تالیف آپ کی عظیم تحقیقی کاوش ہے، اس میں گویا'' دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے''۔اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جلیلہ کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی تشنگان علم کی خدمت اور عوام و خواص اہلسنت کی راہ نمائی کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

خیر اندیش

محمد احمد رضا قادری

فاضل درس نظامی الشہادۃ العالیہ فی العلوم الاسلامیہ تنظیم المدارس،

فاضل عربی، ایم۔اے عربی، ایل۔ایل۔بی، فاضل طب والجراح

O......O......O......O

Scanned by CamScanner

حضرت مولانا مفتی محمد حسان رضا مدنی عطاری تجلی اللہ تعالٰی علیہ بناء الغفار

مفتی، دارالافتا کنزالایمان (دعوت اسلامی) گرومندر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عبارت سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جائے ولادت کعبۃ اللہ شریف نہیں؛ اس کے علاوہ کتاب میں جو دیگر حوالہ جات دیئے گئے ہیں وہ بھی اس عبارت کے مؤید ہیں، لہٰذا جو کتاب ہذا میں موقف اختیار کیا گیا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

محمد حسان رضا عطاری

O......O......O......O

حضرت مولانا مفتی حافظ محمد اسماعیل قادری نورانی حفظہ من شر کل حاسد و شانی

میں نے کتاب ہذا کے مسودہ کو بالاستیعاب (اول تا آخر) بغور پڑھا ہے؛ ماشاء اللہ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے مرتب کیا ہے۔اس میں جو موقف اختیار کیا گیا ہے یہی صحیح ہے؛ میں اسکی مکمل تائید کرتا ہوں۔

محمد اسماعیل قادری، نورانی

جامعہ انوار القرآن مدنی مسجد گلشن اقبال، کراچی

Scanned by CamScanner

علماء کرام ومفتیان عظام

سے مؤدبانہ التماس ہے کہ کتاب ہذا کے مطالعہ کے بعد آپ کی جو بھی رائے ہو ہمیں اس سے ضرور آگاہ فرمائیں! ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔ نیز قارئین بھی اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید فرمائیں ان شاء اللہ تعالی مبنی بر خیر آرا کا احترام کیا جائے گا۔

برائے رابطہ:

دارالتحقیق جامعہ محمدیہ فاروقیہ رضویہ، شادیوال، ڈسٹرکٹ گجرات (پاکستان)

Mob: 03006235167

Email: qariluqman786@gmail.com

Scanned by CamScanner

یہ کتاب

- یہ کتاب ایک انتہائی اہم موضوع پر مدلل و مفصل طریقہ سے لکھی گئی ہے۔ اس میں ذکر کردہ جزئیات باحوالہ ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ منصف مزاج اسے پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

(ادیب المحققین علامہ مقبول احمد رضوی)

- کتاب "مولود کعبہ کون؟" مؤلفہ فاضل جلیل حضرت مولانا محمد لقمان صاحب زید مجدہ ایک تحقیقی دستاویز ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس سعی جمیل کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے اور اہلسنت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

(شیخ الحدیث مفتی محمد حنیف رضوی)

- فقیر نے اس سے قبل اس موضوع پر اس جیسی تحقیقی و مفصل تحریر نہیں دیکھی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اہل سنت کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگی۔

(شیخ الحدیث مفتی غلام رسول قاسمی)

ناشر

دارالتحقیق جامعہ محمد فاروقیہ رضویہ

شادیوال، گجرات